مجموعۂ مناقب

حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مظہرِ نورِ خدا



صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی

چشتی کتب خانہ

لاہور. فیصل آباد

مجموعۂ مناقب

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مظہرِ نورِ خدا

صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی

چشتی کتب خانہ
جھنگ بازار فیصل آباد
دربار مارکیٹ لاہور
0308.4572636 0303.2224499

نام کتاب	:	مظہرِ نُورِ خُدا
موضوع	:	مناقب حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
منقبت گو	:	صاحبزادہ محمد لطیف سآجد چشتی
پہلی بار	:	2025ء
تعداد	:	ایک ہزار
صفحات	:	182
کمپوزنگ	:	محمد اویس چشتی سیفی
پیشکش	:	بزمِ صائم انٹرنیشنل

علامہ صائم چشتی ریسرچ سنٹر
ایوانِ صائم رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد

انتساب

بابِ مدینۃُ العلم علیہ السّلام

کے نام

نذرِ عقیدت

بحضور

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

پیش لفظ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم اَمَّابَعْد فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللہ تعالیٰ کے ذاکرین کوانعامِ ذکر یہ مِلتا ہے کہ اللہ اُن کا چرچا کروادیتا ہے۔فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ آیت کریمہ اس پر دلیل ہے۔سرخیل اولیاء سیدنا علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات غزنی تا ہندوستان پھیلے ہوئے ہیں آپ تبلیغ دین کے لیے ہندوستان کے کُفرگڑھ میں تشریف لائے اور مشکلات ومصائب کے طُوفانوں کا اِستقامت سے مقابلہ کیا آپ نے لاہور کومسکن بنایا اوراپنے کردار وعمل سے لوگوں کو اِسلام کی طرف مائل کیا۔آپ کی تبلیغ سے لوگ نُورِ ایمان سے منور ہوتے گئے اور اسلام کا نُور لاہور سے پُورے ہندوستان میں پھیلنے لگا۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے ہزاروں ہندوؤں کو راہِ ہدایت نصیب ہوگی۔آپ کے حُسنِ کردار کی غیروں نے بھی گواہی دی۔آپ نے تحریراً اور تقریراً اِسلام کا پیغام آ گئے پہنچایا آپ کی تحریریں آج بھی مُرشدِ کامل کی طرح اہلِ ایمان کی رہنمائی کر رہی ہیں۔حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اُن نفوسِ قُدسیہ میں شامل ہیں جنھیں فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ کا مصداق کہا جاسکتا ہے۔آپ کو جو شہرتِ دائمی مِلی ہے وہ کم اولیاء کے حصہ میں آئی ہے۔آپ کے وصال کو تقریباً دس صدیاں گذر چکی ہیں لیکن آپ کا ذکر آج بھی اہلِ ایمان کے لیے غذائے روح ہے۔ آپ کو ہر عہد کے اولیاء واصفیاء نے خراجِ عقیدت ومحبّت پیش کیا ہے بالخصوص سلطان

الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار داتا گنج بخشؒ کی عظمت و رفعت کا اعلان ہیں اور آج اہلِ اسلام کے دلوں کے ترجمان ہیں۔

علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ جیسی نابغہء روزگار ہستی نے آپ کے حضور خراجِ عقیدت و محبّت پیش کیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ میرے والدِ گرامی مفسّرِ قُرآن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے حضور اُردو اور پنجابی میں بہت سے مناقب کہے ہیں اگر وہ جمع کر دیئے جائیں تو ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ آپ کے ساتھ داتا حضور کے دربار کی کئی بار حاضری نصیب ہوئی اور ان حاضریوں سے دلی وابستگی بڑھتی گئی۔ جب لاہور کی جانب سفر ہوتا تو پیشِ نظر داتا حضور کی حاضری ہوتی آلِ رسول اولادِ بتول مہ پارۂ حسن داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات سے والہانہ محبت ہی اس کتاب کی تخلیق کا سبب ہے۔

میں مشکور ہوں جناب پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد، جناب افضل خاکسار صاحب اور جناب پروفیسر محمد مسعود اختر صاحب کا جنھوں نے اپنی قیمتی آراء سے نوازا اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

ساجد چشتی

فہرست

تصویرِ صائم سَاجد چشتی

از: ریسرچ سکالر، معروف نعت گو پروفیسر **محمد طاہر صدیقی** (صدارتی ایوارڈ یافتہ)

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف نعتیہ شاعری کی بلکہ ملک میں نعت گوشاعروں اور نعت خوانوں کی اچھی بھلی جماعت تیار کی کئی شاعر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اصلاح لیتے تھے اردو اور پنجابی زبان کی اپنی لکھی ہوئی کتب کی تعداد ایک سو سے زائد ہے آپ پورے پاکستان کے شاعروں سے نعت لکھواتے اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے مجموعوں کو شائع کرتے،، آپ کے چشتی کتب خانہ پر ہر سال منعقد ہونے والی محفلِ نعت پاکستان بھر میں خصوصی شہرت کی حامل تھی اس محفل میں نعت پڑھنے کے لیے ملک کے سینکڑوں نعت خواں منتظر رہتے اور سٹیج پر آکر نعت پڑھنا اپنے لیے سعادت سمجھتے تھے۔ آپ بعض دفعہ ہلکے پھلکے مشاعرے اپنی دکان پر ہی کرڈالتے داد دینے میں آپ نے کبھی بخل سے کام نہ لیا خصوصاً نوآموزوں کی خوب خوب حوصلہ افزائی فرماتے آپ کی دکان پر اکثر شاعروں اور نعت خوانوں کی مجلس رہتی نعت کے میدان ان کی خدمات کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ فیصل آباد کو شہرِ نعت بنانے میں آپ کا بہت بڑا کردار ہے۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ صرف ایک شاعر ہی نہ تھے بلکہ اردو اور پنجابی زبان کے نامور ادیب، جید عالم اور محقق تھے انہوں نے کئی موضوعات پر تحقیقاتی کتب لکھیں کئی عربی اور فارسی کتب کے تراجم کیے خاص طور پر تفسیر، حدیث تصوف اور عربی منظوم کتب کے اردو میں تراجم کر کے اردو دان طبقہ کے لیے بڑا احسان کیا۔ آپ کی کتب کی تعداد 500 کے لگ بھگ ہے آخر میں چند اہم کتب اور تراجم کے نام لکھے

جائیں گے آپ نے بے شمار علمی وادبی موضوعات پر تنِ تنہا بے سروسامانی کے عالم میں کسی سرکاری گرانٹ کے بغیر انتہائی تحقیقی کام کیا جو انسان کو حیرت میں ڈال دیتا ہے خاص طور پر تفسیر کبیر اور تفسیر ابن عربی کا ترجمہ اور دیوان حضرت ابوطالب کا ترجمہ قابل ذکر ہے آپ کی تحقیقی کتب میں ایمانِ ابی طالب، مشکل کشا، شہید ابن شہید، گیارہویں شریف خصوصاً جب آپ نے اپنی کتاب ''ایمانِ ابی طالب'' لکھی تو بڑے بڑے علما کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک وسیع ذاتی کتب خانہ تھا جس میں کم وبیش ایک لاکھ کے لگ بھگ مختلف عنوانات پر مختلف زبانوں میں کتب موجود ہیں یہ کتب خانہ محققین اور طلبہ کے لیے کھلا رہتا۔ آپ نے تصنیف و تحقیق اور شعر گوئی کے ساتھ ساتھ سماجی، تعلیمی اور رفاحی امور میں بھی بھرپور کردار ادا کیا۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور ان کی تخلیقات کے تعارف کے دو بڑے مقاصد راقم کے پیشِ نظر تھے۔ پہلا یہ کہ ان کی دینی، ادبی اور علمی خدمات پر انھیں خراجِ تحسین پیش کرنا اور دوسرا اس بات کا جائزہ لینا کہ وہ کون سی شخصیت ہے جس نے نہ صرف علامہ صاحب کی تخلیقات کو محفوظ فرمایا، ان کے مسوّدات کو بصورتِ کتب شائع کروایا اور ان کے ادھورے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا بلکہ ان کے مشن کو اس کی مکمل روح کے مطابق نہایت کامیابی سے جاری وساری رکھا۔ اس شخصیت کو دنیا تصویرِ صائم کے نام سے پکارتی ہے یعنی جناب صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی۔

شہرِ نعت فیصل آباد کی خوش قسمتی ہے اور علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خوش قسمتی ہے کہ ان کی اولاد میں ان کے بڑے صاحبزادے جناب محمد لطیف ساجد چشتی نے ثابت کیا کہ وہ نہ صرف تصویرِ صائم ہے بلکہ صائم چشتی کے تمام تر تصورات اور خوابوں کی عملی تعبیر بھی ہے۔ اپنے عظیم باپ کی طرح انھوں نے بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ومودت کا تسلسل اور شعروادب میں اس کا اظہار مکمل جوش

وجذبے کے ساتھ قائم ودائم رکھا ہوا ہے۔

جامع مسجد سیدنا حیدرِ کرار کی تکمیل سے لے کر مزارِ علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی تعمیر تک ،نعوت ومناقب کی تحریک وتشویق کے لیے پرنٹ میڈیا سے لے کر چینل 92 نیوز تک اور حسان نعت کالج سے لے کر صائم چشتی ریسرچ سنٹر تک جناب محمد لطیف ساجد چشتی کے ذریعے فیضانِ علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ روز افزوں وسعت پزیر ہے۔صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی پاکستان کے معروف شاعر ، ادیب اور سکالر ہیں۔مختلف ادبی تنظیمات کے ذریعے تبلیغ و اشاعت اور ترویج نعت کے لیے ان کی خدمات اظہر من الشّمس ہیں۔ان ادبی تنظیمات میں جمعیت غلامان حسان (ترویج نعت)، حسان نعت کالج (ترویج نعت)،پنجابی بزم ادب ،صائم چشتی ریسرچ سنٹر اور بزمِ صائم انٹرنیشنل بالخصوص نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔

بزمِ صائم انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم سے صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی کی سرپرستی میں حمد،نعت، اکابرین اسلام کے مناقب اور مذہبی تہواروں کے تناظر میں سینکڑوں ادبی محافل ومشاعرے ہوچکے ہیں جن میں پاکستان کے معروف شعرا کے علاوہ دیگر ممالک کی علمی وادبی شخصیات شرکت کرتی ہیں۔ بزمِ صائم انٹرنیشنل کی طرف سے کئی معروف شخصیات کو اُن کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں ایوارڈ اور یادگاری شیلڈ سے بھی نوازا جاچکا ہے۔92 نیوز کے پروگرام صبح نور میں جناب محمد لطیف ساجد خصوصیت کے ساتھ شرکت کرتے رہے ہیں۔ان کی سرپرستی میں یہ پروگرام چل رہے ہیں اور انھی کی بدولت ملک کے معروف شعرا کرام بھی صبح نور کے مشاعروں میں شریک ہوچکے ہیں ۔92 نیوز کے مختلف پروگراموں میں جناب محمد لطیف ساجد کے مناقب پڑھے جاتے ہیں۔ان کا کلام 92 نیوز اور دیگر جرائد ورسائل میں وقتاً فوقتاً چھپتا رہتا ہے۔اس کے علاوہ پاکستان کے معروف ثنا خواں حضرات ان کا کلام ریکارڈ کروا

چکے ہیں۔

صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی کی مطبوعہ اور زیرِ طبع کتب کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں ساجد دیاں رباعیاں، کلام ساجد، مناقب امیر ملت، اصحاب بدر، اردو حمدیہ دیوان، درودواں دی ڈالی، دل کھلیں گے علی علی کر کے، علی مولا علی مولا، حضرت ابو بکر صدیق (اردو مناقب)، حضرت عمر فاروق (اردو مناقب)، چشت نگر کا دولھا (مناقب خواجہ معین الدین)، تاجدار اجمیر (مناقب خواجہ معین الدین)، مناقب اولیا، مناقب اہلِ بیت، ذکر علی (اردو نثر)، سلام بحضور ازواج مطہرات، سلام بحضور آلِ رسول، سلام بحضور اصحاب رسول، سلام بحضور اولیائے کرام، بارہ امام (اردو) انٹرنیٹ ایڈیشن، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) مناقب، حسن (رضی اللہ عنہ) مناقب، حسین (رضی اللہ عنہ) مناقب، علی (رضی اللہ عنہ) مناقب، غازی عباس (مناقب)، داستانِ کربلا (مرثیہ، مسدس)، یار مرے دی سنو نشانی (پنجابی دوہڑے)، معراج نامہ (پنجابی)، معراج نامہ چشتیہ (پنجابی)، معراج دیاں حکمتاں (مثنوی پنجابی) اور نُورِ خدا (مثنوی) شامل ہیں۔

مذکورہ بالا تخلیقات کے علاوہ ساجد چشتی اللہ تعالیٰ کے 99 ناموں کی مناسبت سے 99 حمدیہ مجموعہ جات تخلیق فرما رہے ہیں جن میں سے میری اطلاع کے مطابق 50 سے زائد مجموعہ جات تیار بھی ہو چکے ہیں۔

''مظہرِ نُورِ خدا'' پر ایک نظر

محقق، ادیب، نعت گو شاعر حضرت پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد
(سابق ڈین پرنسپل پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور)

یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ جنوبی ایشیا کے اس خطے خصوصاً کُفرزارِ ہند میں رُشد و ہدایت کے چراغ روشن کرنے اور ان کی روشنی میں انسانوں کو دولتِ ایمان سے مالا مال کرنے میں جن اولیائے کاملین نے اہم خدمات انجام دیں ان میں آلِ نبی اولادِ علی منبعِ فیوض و برکات، مرکزِ تجلیّات حضرت علی بن عثمان معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا نامِ نامی اسمِ گرامی سب سے نمایاں ہے۔ آج اگر ہم مسلمان ہونے پر فخر کرتے ہیں تو پھر اِس حقیقت کا اعتراف ہے کہ یہ سارا کچھ داتا صاحب جیسے نیک نہاد صوفیا اور خدا رسیدہ بزرگوں کی دینِ اسلام کے لیے کی گئی کاوشوں اور محنتوں کا ہی ثمر ہے، جنہوں نے جہادِ زندگانی کے لیے کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرنے کی ''خو'' کا سلیقہ و طریقہ ہمیں اپنے فکر و عمل سے سکھایا۔ اس ضمن میں انہوں نے فکر و عمل کے جتنے چراغ بھی روشن کیے باطل کی تند و تیز آندھیوں میں آج بھی وہ اپنی پوری توانائی کے ساتھ نہ صرف اپنی لَو بانٹ رہے ہیں بلکہ منزلوں کے تعین میں بھی ہماری پوری رہنمائی کر رہے ہیں۔

آج سے ایک ہزار سال پہلے جس طرح داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بندگانِ خدا کو فیضیاب کر رہی تھی اس طرح آپ کا آستانۂ نُور اور آپ کی

شہرہ آفاق تصنیف ''کشف المحجوب'' آج بھی فیض رسانی کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور کے صوفیائے کاملین، اولیاءعظام اور عوام الناس نسل در نسل جہاں ان سے فیض اٹھاتے آ رہے ہیں وہاں حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی کرم نوازیوں کا بصد احترام شکریہ بھی ادا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اس تشکر کا پہلا منظوم اظہار خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا وہ معروف شعر ہے جو نہ صرف زبان زدِ عام بلکہ سالکانِ راہِ طریقت کے لیے وظیفے کا درجہ اختیار کر چکا ہے:

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نُورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

خواجہ صاحبؒ کی اس سُنّتِ متبرکہ پر عمل کرتے ہوئے ہر عہد کے شعراء نے داتا صاحبؒ کے حضور گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں، کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ میرے خیال میں وہ شعراء بہت ہی خوش قسمت ہیں جو اپنے عقیدت نامے سرکار کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت سے بہرہ مند ہو رہے ہیں۔ سعادت مندی کے اس سلسلے کو آگے بڑھانے میں داتا صاحب کے سالانہ عرس پر ہونے والا مشاعرہ منقبت بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے جس کی میزبانی کا شرف پچھلے کئی سالوں سے مجھے حاصل ہے۔ داتا صاحبؒ کی بارگاہ بے کس پناہ میں منقبت سرا ہونے والے خوش نصیب شعراء میں صاحبزادہ لطیف ساجد چشتی مدظلہ العالی کا نام کئی حوالوں سے نمایاں اور منفرد مقام رکھتا ہے۔ ''ایں سعادت

بزورِ بازو نیست، تانہ بخشد خدائے بخشندہ۔‘‘

صاحبزادہ لطیف ساؔجد اس روحانی و علمی خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں جس کی مذہبی علمی، ادبی اور روحانی اعتبار سے ایک مضبوط روایت اور پہچان ہے بلکہ اس ضمن میں عملی کاوشیں بھی قابلِ داد ہیں۔ جناب صائم چشتی تحقیق و تخلیق کے حوالے سے علمی و ادبی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ سینکڑوں تحقیقی تخلیقی، منظوم و منثور کتب ان کی یادگار ہیں۔ علم کی تحصیل، تشہیر اور نئی نسل کو اس کی تفویض ساری زندگی ان کا مشن رہا۔ نہ صرف انہوں نے فیصل آباد کو اپنے دم قدم سے شہر نعت بنا ڈالا بلکہ نئی نسل کے لیے نعت گوئی کے روشن معیارات بھی متعارف کروائے ۔ خوش قسمت ہیں صاحبزادہ لطیف ساؔجد صاحب جنہوں نے صائم صاحبؒ جیسے علم و ادب کے دھنی اور روحانیت کی دولت سے مالا مال عظیم ہستی کے آنگن میں آنکھ کھولی اور پرورش پائی اور اب وہ خود علم و ادب اور راہِ طریقت میں اپنے والد گرامی حضرت صائم چشتیؒ کے نقشِ ثانی ہیں جو بے لوث طریقہ سے نہ صرف ان کے علمی و روحانی ورثے کے امین ہیں بلکہ قاسمِ فیض کا درجہ رکھنے کے ناطے اسے آگے بڑھانے میں ہمہ تن مصروف عمل دکھائی دیتے ہیں۔ جناب صائم چشتیؒ کی وراثت ارادت سے ساؔجد صاحب کو کثیر حصہ ہاتھ لگا ہے جس کا ثبوت کتابی صورت میں ’’مظہرِ نُورِ خدا‘‘ ہے جو تقدیسی ادب میں نہ صرف گرانقدر اضافے کا سبب ہوگی بلکہ اس کے تتبع میں اور لوگ بھی آگے بڑھیں گے۔ ان کے لکھے ہوئے مناقب میں چونکہ ارادت و عقیدت، فکر کی جدّت کے ساتھ خیال کی

ندرت، سلاست جیسی خوبیاں موجود ہیں اس لیے ان کی شاعری توانا اور اثر انگیز ہے۔ علاوہ ازیں کلام کے فنی محاسن اس حقیقت کے شاہد ہیں کہ یہ کلام محبت و عقیدت کسی منجھے ہوئے شاعر کی محنتِ شاقہ کا ثمر ہے۔

صاحبزادہ صاحب کی یہ بہت بڑی خوبی ہے کہ وہ مقدار کے ساتھ ساتھ معیار کو بھی برقرار رکھتے ہیں۔ کسی ایک موضوع خصوصاً شخصیت کے بارے میں مسلسل لکھنا یقیناً ایک دُشوار عمل ہے۔ لطیف سآجد صاحب کی خوش نصیبی ہے کہ انہوں نے ایک ایسی ہمہ جہت ہستی کا انتخاب کیا ہے جو ''ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن'' کا درجہ اولیٰ رکھتی ہے اور مظہرِ نورِ خدا ہونے کی بنا پر ہمہ وقت فیض رساں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لطیف سآجد صاحب کو ذہن کی زرخیزی اور زُود گوئی کی جس خوبی سے نوازا ہے۔ ''مظہرِ نُورِ خدا'' کی تخلیق میں انہوں نے اس خوبی سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

مناقب کا یہ گلدستہ فکری اور فنی اعتبار سے قابلِ تحسین کاوش ہے جس کو فکر کی بلندی اور عقیدت وارادات کی وارفتگی فن پارہ ہی نہیں بلکہ ادب کا ماہ پارہ بنا رہی ہے۔ چشتی سلسلہ سے وابستگی کا فیضان بھی اس فن پارے میں ہر جگہ جلوہ آیا ہے۔ مختلف و مترنم بحور کا استعمال اُسی عنایت کی دین ہے جو سلسلہ چشتیہ کی وجد و سماع کی محفلوں کا طُرّہ امتیاز ہے۔

''مظہرِ نُورِ خدا'' میں شامل مناقب میں نہ صرف داتا صاحبؒ کی فروغِ دین کے لیے انتھک خدمات، روحانی وارداتوں اور رموزِ قرآن کو سمجھنے اور سمجھانے

کے انداز کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے بلکہ آپ کی تقویٰ شعاری، پارسائی، رموزِ تصوف کی عقدہ کشائی اور بخشش وسخاوت جیسی صفات پر بھی نمایاں طریق سے گلہائے عقیدت نچھاور کیے گئے ہیں۔

نمونے کے لیے چند اشعار دیکھیے:

بُت کدے توحید کی طلعت سے تاباں ہو گئے
ہند میں جب نُور چمکا سیّدِ ہجویر کا

☆

سلاطینِ زمانہ بھی قدم ہیں چُومتے ان کے
رسولِ دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیض کی بُرہان ہیں داتا

☆

ہجومِ سائلاں ہر دم درِ داتا پہ دیکھا ہے
سخا و مہر کا ساجدؔ جلی عنوان ہیں داتا

علم وتصوف کی دنیا سے وابستگی کا اعجاز ہے کہ ان مناقب میں قرآن واحادیث کے حوالوں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے ''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا''۔ یہی مفہوم دیکھیے کسی خوبصورتی سے اس شعر میں بیان ہوا ہے:

ذکرِ الٰہ کرتے تھے ہر لمحہ گنج بخش
اب داتا داتا لوگوں کے وردِ زباں رہے

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ بزرگانِ دین کی نظرِ کرم سے مشکلات دُور ہوتی ہیں لٰہذا ساؔجد صاحب کا یہ کہنا بجا ہے کہ حالاتِ حاضرہ کی مشکلات کو داتا صاحب کی نظر کرم کی ضرورت ہے۔ اسی لیے تو وہ سراپا نیاز ہو کر داتا صاحب کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے دکھائی دیتے ہیں:

لاہور جس کے دم سے ہے جنّت نشان آج
سالارِ عاشقاں کو ہمارا سلام ہو
کی جس نے آبیاری ہے کشتِ یقین کی
عارف کو نکتہ داں کو ہمارا سلام ہو
فیضان جس کا جاری ہے صدیوں سے آج تک
اُس مِیرِ کارواں کو ہمارا سلام ہو

یوں تو ہر خُوش عقیدہ شاعر اولیاء کرام خصوصاً داتا صاحب کے حضور گلہائے عقیدت پیش کرنے کو اپنے لیے فخر خیال کرتا ہے مگر مناقبِ داتا پر مشتمل ایک مکمل کتاب کا منظرِ عام پر آنا شاید اردو ادب میں پہلی کاوش ہو جس کے لیے میں لطیف ساؔجد چشتی صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے دُعا گو ہوں کہ اللہ کرے ان کے ہاں ارادت و محبت کا سفر یوں ہی جاری و ساری رہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد
سابق ڈین پرنسپل
پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

سآجد چشتی کے مجموعہ مناقب ''مظہرِ نُورِ خدا'' پر ایک نظر

ماہرِ عروض ،نعت گوشاعر جناب محمد افضل خاکسار

زیرِ نظر کتاب ''مظہرِ نُور خدا'' ملک پاکستان کے معروف شاعر جناب لطیف ساجد چشتی کا تخلیق کردہ مجموعہ مناقب ہے۔جس پر میں انھیں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔سآجد چشتی ایسے گھرانے کے چشم و چراغ ہیں جس کا ایک ایک فرد عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مودت اہلِ بیت سے سرشار ہے۔وہ ملک پاکستان کے اردو اور پنجابی کے عظیم شاعر نعت و مناقب ،معروف ادیب اور عالمِ دین حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے ہیں حضرت صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ لاتعداد مجموعہ ہائے نعت، مناقب ،اور دینی کتب کے خالق ہیں۔ان کا کلام عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور محبت اہل بیت وصحابہ کرام سے اس قدر سرشار ہے کہ ملک کے نامور قوالوں اور نعت خوانوں نے اسے پڑھ کر دوام بخشا ہے۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ لطیف سآجد چشتی کو حضرت صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیت کے صاحبزادے ہونے کا اعزاز حاصل ہے لیکن انہوں نے اپنے والد گرامی کی طرح بڑی محنت اور جانفشانی سے ادبی حلقوں میں اپنا نام اور مقام خود بنایا ہے۔سآجد چشتی 92 ٹی وی چینل کے پروگرام ''صبح نور'' کے مستقل شاعر مناقب ہیں اور ان کے لکھے ہوئے کلام ہر روز

اس پروگرام میں معروف ثناخوان پڑھتے ہیں۔ان کا ایک بڑا اعزاز یہ بھی ہے کہ وہ ترویج نعت و مناقب کے لئے باقاعدگی سے دربار علامہ صائم چشتی پر نعتیہ و مناقبتی مشاعروں کا انعقاد فرماتے ہیں اور عوام الناس کے سینوں میں شمعِ عشق رسالت ﷺ ہیں اور محبتِ اہل بیت وصحابہ کرام کے چراغ روشن کر رہے ہیں۔
جناب ساجد چشتی کے قلم سے بھی خلفائے راشدین اہل بیت صحابہ کرام، آئمہ کرام، اور معروف اولیائے کاملین کے حضور مختلف مجموعہ جات تخلیق پا چکے ہیں اور لوگوں کے لئے تسکین قلب وروح کا باعث بن چکے ہیں۔انھوں نے زیر نظر مجموعہ ''مظہر نور خدا'' میں جس ہستی کے حضور اپنی عقیدتوں کے نذرانے پیش کئے ہیں وہ آفتابِ آسمانِ معرفت سید الاولیا حضور قبلہ فیضِ عالم حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کا مزار اقدس لاہور (پاکستان) میں واقع ہے اور برصغیر پاک وہند میں سب سے بڑا روحانی مرکز ہے جو ایک ہزار سال سے عوام الناس کے لئے مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔آپ کا دربار عالیہ تجلیات اور باطنی فیضان کا ایسا مرکز ہے جہاں چشت نگر کے بادشاہ سلسلہ چشتیہ کے سالارِ اعظم خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے علاوہ حضور بابا فریدؒ مسعود گنج شکرؒ، حضرت نظام الدین اولیاؒ، امیر خسروؒ، حضرت میاں میرؒ، حضرت علامہ اقبالؒ کے علاوہ ہر سلسلے کے مشائخ حاضری دے کر فیض پا چکے ہیں۔ان کا مزار پناہ گاہ خلقِ خدا ہے جہاں آج بھی روزانہ کی بنیاد پر ہزاروں تشنگانِ قلب و

نظر حاضری دیتے ہیں اور اپنے دامانِ فیضِ عالم کے فیض سے بھر بھر کے واپس لوٹتے ہیں۔

جناب ساؔجد چشتی اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نعتیہ اور مناقبتی شاعری میں روایتی مگر دلنشیں انداز اپنائے ہوئے ہیں۔ زیر نظر مجموعہ مناقب میں بھی ان کا طرز اسلوب عام فہم اور عوامی ہے جو سہلِ ممتنع کا شاندار نمونہ ہے۔ اپنے کلام میں حضور قبلہ عالم حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و خصائل کو جس انداز سے منظوم کیا ہے پتہ چلتا ہے کہ وہ سید الاولیا حضور داتا گنج بخش کی دینی، اسلامی اور روحانی خدمات اور ان کی حیات مقدسہ کا وسیع مطالعہ رکھتے ہیں جو ان کی بزرگ ہستیوں کے ساتھ سچی لگن، عقیدت اور محبت کا عکاس ہے۔ یوں تو ان کے سارے کلام ہی عشق و محبت سے لبریز ہیں اور پڑھے جانے کے قابل ہیں مگر یہاں خصوصی طور پر قارئین کی دلچسپی کے لئے اردو مناقب کے آخر پر حضرت داتا گنج بخش کے حضور جو سلام عقیدت پیش کیا ہے اپنی مثال آپ ہے اور ان کی پوری کتاب کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس کے چند اشعار پیش کرتا ہوں۔

آقا کے جانِ جاں کو ہمارا سلام ہو
اُمّت کے پاسباں کو ہمارا سلام ہو
مخدومِ اُمّتاں ہے جو حیدر کا چاند ہے
سلطانِ عارفاں کو ہمارا سلام ہو

اِسلام کی ہے شمعِ فروزاں جو ہند میں
اس کے نگاہباں کو ہمارا سلام ہو
لاہور جس کے دم سے ہے جنّت نشان آج
سالارِ عاشقاں کو ہمارا سلام ہو
کی جس نے آبیاری ہے کشتِ یقین کی
عارف کو نکتہ داں کو ہمارا سلام ہو
فیضان جس کا جاری ہے صدیوں سے آج تک
اُس مِیرِ کارواں کو ہمارا سلام ہو
ساجدؔ ہے جس کے فیض کا چرچا جہان میں
غم خوار و مہرباں کو ہمارا سلام ہو

آخر پر میں بار دگر اس خوبصورت مجموعہ مناقب کی اشاعت پر جناب ساجد لطیف چشتی کو ہدیہء تبریک پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی توفیقات قلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور اسی طرح وہ نعتیہ اور مناقبتی حوالوں سے تقدیسی ادب کی خدمت سرانجام دیتے رہیں آمین ثم آمین۔

محمد افضل خاکسار، فیصل آباد

''مظہرِ نور خدا''، پُرخلوص عقیدت نامہ

محقق، ادیب، نعت گو شاعر پروفیسر محمد مسعودؔ اختر
(صدر شعبہ اردو گورنمنٹ ملت گریجوایٹ کالج غلام محمد آباد فیصل آباد)

حضرت ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش کی ذات ستودہ صفات برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی عقیدتوں کا مرکز ہے اور اس کا بڑا سبب یہ ہے کہ اس خطے میں اسلام کی ترویج و اشاعت میں حضرت داتا گنج بخش نے نمایاں ترین کردار ادا کیا اور آپ کے دربار کے فیض یافتگان میں سے دو بڑے صوفی بزرگوں حضرت معین الدین چشتی اجمیری اور حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر کی خدمات بھی اس ضمن میں بے حد نمایاں رہی ہیں۔ حضرت داتا گنج بخش نے اپنی زندگی دین کے لیے وقف کی اور عمر بھر اللہ اللہ کرتے رہے۔ رب کریم کا ارشاد ہے:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ

تم میرا ذکر کرو میں تمھارا چرچا کروں گا

مخلوق خدا میں محبوبان خدا کا ذکر ہمیشہ رائج رہا ہے اور اسے حصول خیر و برکت کا ذریعہ تسلیم کیا گیا ہے۔ پاکان امت کے مزارات پر ہمہ وقت رونق اور لنگر کا جاری ہونا بھی اذکرکم ہی کا اظہار ہے۔ حضرت داتا گنج بخش کو دنیا سے رخصت ہوئے صدیاں گزر گئیں لیکن آپ کا مزار مسلسل مرجع خلائق ہے اسی طرح نظم و

نثر میں آپ کی تعریف اور منقبت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔حضرت معین الدین چشتی اجمیری نے کہا تھا:

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں راہ رہ نما

خواجہ غریب نواز کے اس شعر کو بے مثال مقبولیت ملی۔ہم کہ سکتے ہیں کہ داتا گنج بخش کی منقبت کہنے والا ہر شاعر خواجہ صاحب کا پیرو ہے اور ان کے تتبع میں اشعار کہ رہا ہے۔اس مبارک فہرست میں اب تصویر صائم صاحبزادہ لطیف ساجد چشتی کا نام بھی شامل ہوا ہے جو اپنا نذرانہ عقیدت بہ عنوان ''مظہر نور خدا'' لے کر داتا حضور کی بارگاہ میں پیش ہوئے ہیں۔ساجد چشتی حمد،نعت اور منقبت کی تخلیق کے ضمن میں اپنا ایک نام اور مقام رکھتے ہیں۔دور حاضر میں جس تسلسل سے انہوں نے ان اصناف میں ذخیرہ شعر مہیا کیا ہے وہ بے مثال ہے۔انھوں نے حضرت داتا گنج بخش کے مناقب کو پر خلوص انداز میں نظم کیا ہے۔آپ کے نسب کی پاکیزگی،تبلیغی کاوشوں اور ان کے نتائج سے لے کر 1965 کی جنگ میں آپ کے کرامات تک متنوع مضامین سادہ الفاظ اور لہجے میں ادا کیے گئے ہیں۔امید ہے کہ یہ مجموعہ منقبت اولیائے کاملین سے عقیدت رکھنے والوں کے دلوں میں اپنی جگہ بنائے گا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ صاحبزادہ لطیف ساجد چشتی کی توفیقات خیر میں مزید برکت عطا فرمائے۔آمین

حمد باری تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ

جمالِ نُور اُسی جَلَّ جَلَالُہٗ کا ہے چاند تاروں میں
ظہورِ لُطف اُسی جَلَّ جَلَالُہٗ کا ہے سب نظاروں میں

اُسی جَلَّ جَلَالُہٗ نے بحر کو موجوں سے ہے روانی دی
ہے رکھی اُس نے ہی تسکینِ دل کناروں میں

اُسی جَلَّ جَلَالُہٗ نے رنگوں سے چہرۂ گُل نکھارا ہے
سجائے اُس نے گلستاں ہیں ریگزاروں میں

حیات آفریں اُس نے کیا ہے پانی کو
عجب مناظرِ قُدرت ہیں آبشاروں میں

جہان بھر میں اُسی جَلَّ جَلَالُہٗ کے ہے جُود کا اظہار
قرار بانٹا ہے رب نے ہی بے قراروں میں

ہوا کے ساتھ ہی قائم ہے ربطِ جاں رکھا
عجائبات رکھے صدہا کوہساروں میں

سکوں تو ذکرِ خُدا سے ہی بس مِلا ساجدؔ
نہ مال و دولتِ دُنیا نہ کاروباروں میں

نعت شریف

ہر زمانہ نعت کا ہے ہر صدی ہے نعت کی
لمحہ لمحہ نعت کا ہے ہر گھڑی ہے نعت کی

رفعتِ ذکرِ شہِ کونینﷺ کا اعجاز ہے
ساری اصنافِ سُخن پر برتری ہے نعت کی

لے رہا ہوں نعت کی نفحات میں قُرآن سے
قلب کے ہر ہر ورق پر گلشنی ہے نعت کی

سب سُخن ور کر گئے تسلیم اِس تحقیق کو
اِبتدا حضرت ابوطالب نے کی ہے نعت کی

سب ادب کے زاویئے ملحوظ رکھو نعت میں
بارگاہِ ناز میں قیمت بڑی ہے نعت کی

ہر زباں میں مدحتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گُلشن سجے
مشرق و مغرب تلک خوشبو گئی ہے نعت کی

اِک خنک زا کیفیت میں اشک پلکوں پر سجے
ہالہء رحمت میں یوں آمد ہوئی ہے نعت کی

شاعرو نغمہ گرو پیارے غزل خوانو سُنو
شعر و شاعر زندہ رکھتی شاعری ہے نعت کی

اِک تسلسل سے ہے شہرِ نعت میں اب ہوتی نعت
ہر گلی کُوچہ میں بزم اب سج رہی ہے نعت کی

اِک شبینہ نعت کا ساجدؔ بچشمِ نم سجے
حمدِ رب کر جس نے کہ توفیق دی ہے نعت کی

داتا ہجویری کی عظمت واہ وا

داتا ہجویری کی عظمت واہ وا
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی نسبت واہ وا

ہیں وہ ہمنامِ علی المرتضیٰ
یہ کرامت ، یہ سعادت واہ وا

خاکِ پنجاب اُن کے قدموں سے ہوئی
نُور بیز و رشکِ جنّت واہ وا

''سیّدِ ہجویر مخدومِ اُمم''
کر گئے اقبالؒ مدحت واہ وا

پیرِ سنجر کا حَرم مرقد تِرا
واہ تیرا گنجِ رحمت واہ وا

ہے اِرادہ دیکھتی داتا تِرا
حق تعالیٰ کی مشیّت واہ وا

آپ کی تحریر ہے مُرشد نُما
دیتی ہے فیضانِ صُحبت واہ وا

ننگے پاؤں چل کے آئیں تاجور
آپ کے حُجرہ کی سطوَت واہ وا

جس نے چُومی آپ کی دہلیز ہے
اُس کو بخشی رب نے رفعت واہ وا

ساحران و راجگانِ ہند کا
توڑا تُونے زُعمِ نخوت واہ وا

آپ کے در سے مِلے دل کا سکوں
رُوح کو مِلتی ہے نکہت واہ وا

خاکِ پنجاب آپ کے قدموں سے ہے
نُور بیز و رشکِ جنّت واہ وا

جب بھی ساجدؔ آیا در پر آپ کے
دل نے پائی خاص طلعت واہ وا

در ہے کُھلا لاہور میں

فیضِ عالم کا سدا در ہے کُھلا لاہور میں
گنج بخشی کرتا ہے داتا مِرا لاہور میں

فیض لینے آگئے دربار پر ہِندالولی
ہے علی ابنِ علی کنزِ عطا لاہور میں

سیّدِ ہجویر ، مخدومِ اُمم ، جانِ کرم
ہے حَسن ابنِ علی کا مَہ لقا لاہور میں

آستانِ فیضِ عالم پر ہے منگتوں کا ہجوم
مِل رہا ہے عشق کا نُور و ضیا لاہور میں

تِیرگی میں نُورِ حق تقسیم داتا نے کیا
پنجتن کا فیض ہے پھیلا ہُوا لاہور میں

داتا کے در پر ہوئی سؔاجد کی حاضری
طیبہ کا اُس نے نظارا کر لیا لاہور میں

ظاہر کیے اسرارِ دقیق

عُمر بھر دین کی تبلیغ رہا اُن کا طریق
خُلقِ سرکار کا نقشہ تھے بہت تھے وہ شفیق

حُسنِ اخلاق سے پتّھر بھی کیے آپ نے موم
سہل پیرائے میں ظاہر کیے اسرارِ دقیق

فیضِ عالم کی جو ہوجاتی تھی چشمِ رحمت
کرتے کُفار تھے اسلام کی فوراً تصدیق

اُن کے اوصاف و کمالات فلک سے بالا
میرا ادراک کہاں اُن کی کہاں فکرِ عمیق

فیضِ عالم کے ہر اِک قول میں رمزِ قُرآں
شرحِ قُرآن کی حق سے ملی اُن کو توفیق

اُن کو ''مخدومِ اُمم'' مانیں جنابِ اقبالؒ
گنج بخشی کی ہے کی خواجہ پیا نے تصدیق

حق ہے داتا کا لقب اُن کو مِلا ، خُوب مِلا
دیگر القاب میں آتا ہے نظر مثلِ عقیق

تھے مفسّر بھی ، محدّث بھی ، فقیہ و عارف
علمِ باطن سے مسائل میں تھے دیتے تطبیق

ساجدؔ اُن کے درِ عالی پہ کُھلا ذہنِ رسا
منقبت کہنے کی بڑھتی گئی دل میں تشویق

علی ہجویری داتا ہیں

اِمامِ الاولیاء حضرت علی ہجویری داتا ہیں
علی کی صُورت و سیرت علی ہجویری داتا ہیں

بنایا ہِند کے ظُلمت کدہ کو دین کا مرکز
جنھیں رب کی مِلی نُصرت علی ہجویری داتا ہیں

ہوئی زندہ زمیں پنجاب کی ہے جن کے قدموں سے
خدا کی خاص وہ رحمت علی ہجویری داتا ہیں

اُنھیں حاصل ہوئی ہے دلبری بھی دلنوازی بھی
دلِ عُشاق کی چاہت علی ہجویری داتا ہیں

نبی کے فیض کے قاسم علی کے نُور پارے ہیں
دلوں کو بانٹتے طلعت علی ہجویری داتا ہیں

خُدا کے نُور کے مظہر ہیں یہ ولیوں کے رہبر ہیں
جہاں کے واسطے برکت علی ہجویری داتا ہیں

درِ پنجتن سے جو سؔاجد جو مِلی ہے دولتِ عرفاں
بکثرت بانٹتے دولت علی ہجویری داتا ہیں

ترے در پہ حاضر ہیں ہم فیضِ عالم

کرو ہم پہ چشمِ کرم فیض عالم
ترے در پہ حاضر ہیں ہم فیضِ عالم

تُجھے گنج بخشی خُدا نے عطا کی
کرم فیضِ عالم کرم فیضِ عالم

ترے در سے پلتا ہے اب بھی زمانہ
ہمارا بھی رکھ لے بھرم فیضِ عالم

نظر کا پلایا جسے جام تُو نے
بجے کیوں اُسے جامِ جم فیضِ عالم

خُدا کا تُو سائل ہے ، داتا ہمارا
تِرا فیض کیسے ہو کم فیضِ عالم

علی کا دُلارا تُو خود بھی علی ہے
مِٹا دے ہمارے بھی غم فیضِ عالم

ہزاروں کی بگڑی بنائی ہے تُو نے
بُلندی پہ تیرا علَم فیضِ عالم

ہوں ساؔجد عطا پُھول خُوشیوں کے اُن کو
جو آئے ہیں باچشمِ نم فیضِ عالم

طالب المولیٰ کیا ہے آپ نے

ہِند کو روشن کیا ہے آپ نے
دین کی بانٹی ضیا ہے آپ نے

سرنگوں سارے سلاطیں ہوگئے
معرکہ ہر سر کیا ہے آپ نے

نُورِ احمد علمِ حیدر کے امیں
پایا اعلیٰ مرتبہ ہے آپ نے

طالبِ دُنیا کو نظروں سے شہا
طالب المولیٰ کیا ہے آپ نے

اہلِ باطل کے جگر شق کردیئے
حق کی دی ایسی صدا ہے آپ نے

ہِند میں اسلام کی ترویج سے
رب سے حاصل کی رضا ہے آپ نے

زائرین و سائلیں پر آج تک
در سدا رکھا کُھلا ہے آپ نے

سآجد ایسوں کی بھی جھولی ہے بھری
خُوش کیا ہر اِک گدا ہے آپ نے

ہیں امیرِ عاشقاں

ہیں امیرِ عاشقاں وہ متّقی وہ پارسا
وہ مجدّد وہ محدّث وہ سخی الاسخیاء

سیّدِ ہجویر کو رب سے مِلا ہے وہ مقام
آپ کی چوکھٹ بَنی ہے بوسہ گاہِ اولیاء

اہلِ علم و فضل سُنتے آپ کی جب گفتگو
عاجزی سے تھے سروں کو اپنے وہ لیتے جُھکا

آپ کی تبلیغ سے عالم میں پھیلی روشنی
آپ کی تعلیم سے روشن زمانہ ہوگیا

فیضِ عالم بھی ہیں وہ شانِ کرامت بھی ہیں وہ
فیض اُن کے آستاں سے لیتے ہیں خواجہ پیا

آپ کو اللہ سے حاصل ہوئی وہ زندگی
جو فنا سے ہونہیں سکتی کبھی بھی آشنا

اَنۡعَمَ اللہُ عَلَیۡہِمۡ کا بنے مِصداق وہ
فیضِ عالم نے دِکھایا سب کو سیدھا راستہ

نُورِ عرفاں آپ کے مکتب سے لیتے ہیں ولی
آپ نے روشن کیا ہے ہِند کا ظُلمت کدہ

ساجدؔ اُن کے آستانِ نُور پر قُرباں قمر
اُن کے دربارِ حسیں کو مہر بھی ہے چُومتا

اولیاءنے مانا رُتبہ

ہے علَم عالم میں اُونچا سیّدِ ہجویر کا
اولیا نے مانا رُتبہ سیّدِ ہجویر کا

کاشفِ رازِ حقیقت حاملِ عرفاں ہیں یہ
بج رہا ہے ہر سُو ڈنکا سیّدِ ہجویر کا

خواجہء اجمیر نے فیضان پا کر آپ سے
لکھا پھر پیارا قصیدا سیّدِ ہجویر کا

گنج بخشی آپ کی مشہورِ عالم ہوگئی
ہر ولی ہے دیکھا منگتا سیّدِ ہجویر کا

قاسمِ فیضانِ پنجتن آپ ہیں لاہور میں
ہر گھڑی لنگر ہے ملتا سیّدِ ہجویر کا

بُت کدے توحید کی طلعت سے تاباں ہو گئے
ہند میں جب نُور چمکا سیّدِ ہجویر کا

مرجعٔ اہلِ یقیں ہیں اُن کا ہے داتا لقب
اَوج پر چمکا سِتارا سیّدِ ہجویر کا

ساجدؔ اُن کے فیض کے چرچے ہیں اب بھی چار سُو
ابرِ رحمت خُوب برسا سیّدِ ہجویر کا

صاحبِ عرفان ہیں داتا

مبلغ دینِ حق کے صاحبِ عرفان ہیں داتا
جہاں کے اولیاء کے سرور و سُلطان ہیں داتا

کتابُ اللہ کی تشہیر میں کوشاں رہے ہر دم
فدائے شاہِ عالم عاشقِ رحمان ہیں داتا

سلاطینِ زمانہ بھی قدم ہیں چُومتے ان کے
رسولِ دوسرا ﷺ کے فیض کی بُرہان ہیں داتا

عُلومِ ظاہر و باطن میں حاصل ہے کمال ان کو
علی المرتضیٰ کا بانٹتے فیضان ہیں داتا

مِرے داتا کے در سے فیض سب عالم نے پایا ہے
بڑے ذیشان ہیں داتا بڑے دھنوان ہیں داتا

عرب والے عجم والے سلامی اُن کو دیتے ہیں
خُدائے دوجہاں کا ہِند پر احسان ہیں داتا

اِمامِ الاولیا ہیں قُطبِ عالم فیضِ عالم ہیں
لقائے حق تعالیٰ کرتے اب بھی دان ہیں داتا

تِرے ٹکڑوں پہ پلتے تاجور دیکھے زمانے کے
تِری خیرات کے طالب ہوئے خاقان ہیں داتا

شریعت میں طریقت میں وہی ہیں رہنما ٹھہرے
امیرِ عاشقاں ہیں واصلِ یزدان ہیں داتا

ہجومِ سائلاں ہر دمِ درِ داتا پہ دیکھا ہے
سخا و مہر کا ساجدؔ جلی عنوان ہیں داتا

حیدر کے فیوضات کا نقشہ مِرا داتا

اَوصاف و کمالات میں یکتا مِرا داتا
ظُلمت میں ہے اِک نُور سویرا مِرا داتا

فیضانِ نبی بانٹا ہے لاہور میں آکر
دِکھلاتا رہا خُلد کا رستہ مِرا داتا

سرکار کے اخلاقِ کریمہ کا ہے پرتَو
حیدر کے فیوضات کا نقشہ مِرا داتا

ولیوں نے بھی ہے مانا اِسے قبلہء حاجات
سب منگتوں کا مشکل میں بھروسا مِرا داتا

داتا کے درِ عالی سے جب فیض مِلا تو
خواجہ بھی پُکار اُٹھے ہیں داتا مِرا داتا

لاہور میں میخانۂ عرفان کُھلا ہے
جامِ مئے وحدت ہے پِلاتا مِرا داتا

ساجدؔ چلو داتا کے درِ عالی پہ تم بھی
ہر منگتے کا دامان ہے بھرتا مِرا داتا

فیضیابِ مصطفیٰ ہیں گنج بخش

فیضِ عالم مرکزِ جُودِ و سخا
مرجعٔ اہلِ صفا گنجِ عطا

عبدِ رب العالمین جویائے حق
نازِ حیدر فیضیابِ مصطفیٰ

کہہ رہے ہیں خواجہء ہندالولی
پیرِ کامل مظہرِ نورِ خُدا

ناقصوں کو کر رہے کامل ہیں یہ
قطبِ دوراں کاملوں کے رہنما

قبلہ گاہِ عاشقاں ان کی گلی
میرے داتا واصلِ رب العلیٰ

ہے خمیر ان کا اِمامت سے اُٹھا
اُمتِ مرحوم کے ہیں مقتدا

ہیں قسیمِ دولتِ عرفانِ حق
وہ ہیں ساجدؔ شاہکارِ مُرتضیٰ

شاہ عالم سے ہے نسبت یا سیّدِی

کیا بیاں ہو شان و عظمت آپ کی یا سیّدی
شاہِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے نسبت آپ کی یا سیّدی

ظُلمتِ کُفر و ضلالت ہی مٹائی آپ نے
ہر طرف ہے پھیلی طلعت آپ کی یا سیّدی

کیف ساماں ، رُوح پرور آپ کا دربار ہے
مِل رہی سب کو ہے رحمت آپ کی یا سیّدی

سائلِ در کو ہے مانگے سے سَوا مِلتا یہاں
یہ سخاوت یہ عنایت آپ کی یا سیّدی

گر ہو طالِب اِس جہاں میں خُلد کے جلوے ملیں
آکے دیکھے نُوری تُربت آپ کی یاسیّدی

قافلہء اہلِ حق کے آپ ہی سالار ہیں
خُلد کا پروانہ اُلفت آپ کی یاسیّدی

سؔاجد آقا کے ہیں نُوری اُسوہ کی تصویر آپ
رہنما سب کی ہے سیرت آپ کی یاسیّدی

پیشِ نظر جو داتا ترا آستاں رہے

پیشِ نظر جو داتا تِرا گلستاں رہے
زائر کے دل میں کیوں بھلا خوفِ خزاں رہے

چوکھٹ جو چُوم لیتا ادب سے ہے آپ کی
اُس کی جبیں کو چُومتا خُود آسماں رہے

داتا کے در پہ آنا مقدّر کی بات ہے
حاضر جو ہوگیا ہے اُسے غم کہاں رہے

داتا کا روضہ دیکھ کر آئے مدینہ یاد
آنکھوں سے اشکباری کا کیوں نہ سماں رہے

ذکرِ اِلٰہ کرتے تھے ہر لمحہ گنج بخش
اب داتا داتا لوگوں کے وردِ زباں رہے

پیغامِ حق سنایا یہی آپ نے سدا
ذاکر جو رب کے ہوگئے وہ جاوداں رہے

ساجدؔ خیالِ داتا سے مہکا اگر ہو دل
حائل حجابِ دُوری کہاں درمیاں رہے

کاٹتے ہر اِک رگِ باطل رہے

دین کی تبلیغ میں شاغِل رہے
کاٹتے ہر اِک رگِ باطل رہے

جاگتے تھے قُربِ حق کے واسطے
رب کی جانب ہی سدا مائل رہے

فیضیابِ عشق کرتے آپ تھے
اہلِ دل کی آپ ہی منزل رہے

غلبہ اہلِ حق ہی پاتے ہیں سدا
صبر و اِستقلال کے قائل رہے

خَلق کی خاطر تھے رہتے مُضطرب
کرتے ہر اِک جبر کو عاطل رہے

حامیِ مظلوم تھے وہ ہر گھڑی
مومنوں کے وہ سدا ہمدل رہے

کرتے تھے سَاجد وہ دل حق آشنا
کُفر کو کرتے سدا زائل رہے

آستانِ نُور رشکِ طُور ہے

گنج بخشی آپ کی مشہور ہے
آستانِ نُور رشکِ طُور ہے

زندہ کردی خاکِ پنجاب آپ نے
کُفر کو یکسر کیا کافور ہے

بارگاہِ حق میں وہ مقبول ہے
آپ نے جس کو کیا منظور ہے

کر دیئے ہیں بُت کدے وِیران سب
اور جُھکایا ہر سرِ مغرور ہے

نُوری زُوّار آپ کے دربار کے
عاشقوں کی رُوح بھی مسرور ہے

دل کا آئینہ مجلّٰی کر لیا
دیکھا نُوری جلوۂ مستور ہے

بانٹا نُورِ حق جہاں میں آپ نے
ہر مسلماں آپ کا مشکور ہے

آگیا جو آپ کی دہلیز پر
کب بھلا سائل رہا مجبور ہے

بخشا ذوقِ بندگی بندوں کو ہے
ساحروں کو کر دیا مسحور ہے

ہیں مِرے اجداد ممنون آپ کے
اور مِری اولاد بھی مشکور ہے

رحمتِ رحمٰن سے محروم ہے
آپ کے در سے ہوا جو دُور ہے

آپ کی سؔاجد کہی جب منقبت
ہوگیا ہر اہلِ حق مسرور ہے

مِرے غمخوار یا داتا

چمک سُورج کو دیتا ہے تِرا دربار یا داتا، مِرے غمخوار یا داتا
عطا کر دے ہدایت کے حسیں انوار یا داتا، مِرے غمخوار یا داتا

تُو مخدومِ اُمم داتا، تُو ہے شانِ کرم داتا، ہمیں کیونکر ہو غم داتا
ولی سارے کے سارے ہیں تِرے حُبدار یا داتا، مِرے غمخوار یا داتا

تِری آمد سے ہی لاہور میں اسلام آیا ہے، بصد اکرام آیا ہے
علی مشکل کُشا کا ہو تمہی شہکار یا داتا، مِرے غمخوار یا داتا

علومِ ظاہر و باطن ہوئے تھے سب تجھے اَزبر، تمہی عالم کے ہو رہبر
تجھی پہ کشف رب نے سب کیے اَسرار یا داتا، مِرے غمخوار یا داتا

تُو ہے لاہور کا راجہ تُو ہے لاہور کا والی، مِرا دامان ہے خالی
مجھے خیرات دے تیرا سخی دربار یا داتا، مِرے غمخوار یا داتا

فلک زادے بھی یا داتا تجھے دیتے سلامی ہیں، ولی کرتے غُلامی ہیں
خدا نے کھولے تجھ پر باطنی اسرار یاداتا، مِرے غمخوار یاداتا

عطا سآجد کو کردیں حیدرِ کرّار کا صدقہ ، سخی دربار کا صدقہ
مِرے بھی کیجیے مقبول یہ اشعار یا داتا، مِرے غمخوار یاداتا

رُتبہ ہے داتا تیرا

اُونچا ولیوں میں ہُوا رُتبہ ہے داتا تیرا
فیض جاری ہے زمانے میں ہمیشہ تیرا

قاسمِ فیضِ علی ، خُود بھی علی ہو پیارے
دولتِ قُربِ خُدا بخشے وسیلہ تیرا

فَاذْكُرُوْنِیْٓ پہ عمل تُونے جو رکھا ہردم
تیرا خلّاق جبھی ذکر ہے کرتا تیرا

طالبِ فیض ہُوا ہند کا خواجہ تُجھ سے
معترف کیوں نہ ہو پھر سارا زمانہ تیرا

مظہرِ نُورِ خُدا ذات ہے تیری بے شک
ہِند میں پھیلا ہے سب نُور اُجالا تیرا

تیرے مرقد کی جھلک دیکھنے آئیں قُدسی
اَوجِ افلاک سے اُونچا ہے سِتارا تیرا

اِک تجلّی سے مِرے نفس کو اچھا کردے
کب خطا جاتا ہے یاداتا نشانہ تیرا

تیری تبلیغ سے اِسلام ہے پہنچا مُجھ تک
میرے اَجداد پہ احسان ہے کس کا ؟ تیرا

تُجھ پہ مکشوف حجابات کئے ہیں رب نے
آگہی بخش ہے اِک ایک رسالہ تیرا

اپنی رحمت سے مجھے خلعتِ عزت بخشو
تُجھ کو ساجدؔ نے سُنایا ہے قصیدہ تیرا

مُرتضیٰ کے دِلربا

مظہرِ نُورِ خُدا کی بات ہے
مُرتضیٰ کے دِلربا کی بات ہے

بندگی پہ جس کی حیراں ہیں مَلک
بندۂ ربُّ العلیٰ کی بات ہے

جو بھی آیا بھر کے وہ دامن گیا
داتا کے حُسنِ سخا کی بات ہے

جس کی ساری زندگی تھی وقفِ رب
راہیِ مُلکِ بقا کی بات ہے

جس کا جاری آج بھی فیضان ہے
فیضِ عالم کی عطا کی بات ہے

عارفِ حق بھی محدّث بھی ہے جو
اَولیاء کے رہنما کی بات ہے

سآجد آئیں جس کے در پر آئیں تاجدار
فقر کے اُس شہنشہ کی بات ہے

پلائے عرفان کے پیالے

وہ مردِ کامل کہ جس نے پیغامِ حق سُنا کر ہیں دل اُجالے
وہ ساقیٔ میکدہ کہ جس نے پلائے عرفان کے پیالے

وہ فیضِ عالم کہ جس کے فیضان کا جہاں سارا مُعترف ہے
قسیمِ رحمت جہاں کا داتا کِھلائے بھوکوں کو خود نوالے

وہ جس کا لنگر مِلا فقیروں کو بے نواؤں کو روز و شب ہے
ہیں کھلتے اسرارِ باطن اُس پر جو ٹکڑے داتا کے در کے کھالے

وہ داتا جس نے کہ ہند میں دین کی جلائی ہے شمع نُوری
وہی ہے داتا کہ جس نے بانٹے دِلوں کو ایمان کے ہیں لالے

اُسی کو رہبر ہیں خواجہ کہتے وہی علی ہے علی کا پیارا
اُسی نے کاٹا ہے کُفر کا سر اُسی نے کمزور ہیں سنبھالے

اُسی نے بخشی ہے آگہی بھی اُسی نے نُورِ یقیں دِیا ہے
اُسی کی چشمِ کرم سے چمکے ہیں نُورِ ایماں سے گورے کالے

میں ساؔجد آیا ہوں جب بھی در پر تو دیکھا منظر یہی ہے اکثر
خُدا کے لُطف و کرم سے سب کے ہیں کُھلتے جاتے دِلوں کے تالے

سہارا داتا کا

سہارا داتا کا ملتا ہے بے سہارے کو
اَمان ملتی ہے درد و اَلم کے مارے کو

عجیب گنبدِ اخضر سے نُور چھنتا ہے
طلب ہے جس کی فلک کے ہر اِک ستارے کو

گِرا جو موجِ حوادث میں تو پُکارا اُنھیں
اُبھرتا لہروں سے دیکھا وہیں کِنارے کو

وہ گنج بخشی ہے داتا پیا کی عالم میں
کبھی بھی منگتا نہ چھوڑے گا اِس دوارے کو

کمال داتا کا دیکھو اے کیمیا دانو
نظر سے کیمیا کرتے ہیں دل کے پارے کو

ہر اختیار اُنھیں اُن کے رب نے بخشا ہے
بدل وہ سکتے ہیں تقدیر کے اشارے کو

حصولِ نعمتِ کُبریٰ مجھے ہُوا ساجدؔ
طلب کیا جو خدا سے ہے داتا پیارے کو

وہی سلطان ہوتا ہے

تلاوت جاری ہے ذکرِ خُدا ہر آن ہوتا ہے
دِلوں کی زندگی کا سب یہاں سامان ہوتا ہے

لگی ہے بھیڑ داتا کے درِ عالی پہ منگتوں کی
یہاں لنگر علی کا ہر کسی کو دان ہوتا ہے

یہی خواجہ پیا نے ہے دیا پیغام لوگوں کو
شہِ کونین کا حاصل یہاں فیضان ہوتا ہے

نجف کے شاہ کا لاہور میں بھی تختِ عالی ہے
یہاں مشکل ہے مٹتی درد کا درمان ہوتا ہے

یہی خواجہ پیا کے قول سے ظاہر ہوا سب پر
قدم چُومے جو ان کے فقر کا سُلطان ہوتا ہے

درِ داتا سے ہیں گوہر مُرادوں کے عطا ہوتے
یہیں آ کر دلوں کا پورا ہر ارمان ہوتا ہے

یہی در ہے جہاں پہ بھوک مِٹ جاتی ہے سائل کی
جو مہماں آ گیا وہ خاص ہی مہمان ہوتا ہے

مدینے جو نہ جا پائے وہ لاہور آ گئے ساجدؔ
غلاموں کے لیے آنا یہاں آسان ہوتا ہے

اُن کے کرم کی بات الگ

داتا کی ہے ذات الگ
اُن کے کرم کی بات الگ

بس داتا ہی سخیوں میں
دیتے ہیں خیرات الگ

اُن کے مرقد پر ہر دم
رحمت کی برسات الگ

قدر کی رات کا عکس لیے
آئے یہاں ہر رات الگ

منکر آ کر کر دیکھ یہاں
ہوتی ہیں رحمات الگ

عشقِ خُدا مِل جاتا ہے
مِٹتے ہیں شُبہات الگ

ساجدؔ در پہ داتا کے
لُطف ہمہ اوقات الگ

فیضِ عالم کی دِلوں پر حکمرانی دیکھئے

حیدرِ کرّار کی روشن نشانی دیکھئے
فیضِ عالم کی دِلوں پر حکمرانی دیکھئے

ہر گھڑی ذکر و عبادت کا ہے یاں نُوری سماں
مرقدِ انور پہ ہوتی گلفشانی دیکھئے

ہوتی آمد ہے یہاں عُشاق کی سحر و مسا
کہتے ہیں داتا سے سب دل کی کہانی دیکھئے

شاغلِ ذکر و تلاوت ہیں یہاں سب زائرین
یاں ضعیفوں کو عطا ہوتی جوانی دیکھئے

ہوگئی ہیں پون دس صدیاں یہاں دربار کو
فیض دینا داتا کی عادت پُرانی دیکھئے

حجرۂ خواجہ سے دیکھو مرقدِ داتا ذرا
کُھلتے اپنی رُوح پر رازِ نہانی دیکھئے

کوئی بھی آجائے ساجدؔ ہے درِ داتا کُھلا
ہورہی سب زائریں کی میزبانی دیکھئے

داتا کے دربار کو دیکھا

داتا کے دربار کو دیکھا
خُلد کے گلشن زار کو دیکھا

وہ نہ گیا قدموں سے اُٹھ کر
جس نے اُن کے پیار کو دیکھا

پڑھتے گئے سب کافر کلمہ
اُن کے جب کردار کو دیکھا

داتا کی تحریر پڑھی تو
قُرآنی اسرار کو دیکھا

جس نے علی ہجویری دیکھے
ہاں حیدر کرّار کو دیکھا

بھول گیا وہ دنیا ساری
جس نے اِس دربار کو دیکھا

ساجدؔ ان کے در پر آکر
رحمت کے انوار کو دیکھا

حکم کی تعمیل میں

عُمر داتا نے گزُاری علم کی تحصیل میں
اُن کی تحریریں ہیں اِس اِجمال کی تفصیل میں

روز شب پہنچایا پیغامِ محبّت ہر طرف
جذبہء صادق اُنھیں کام آگیا تعجیل میں

گوہرِ عرفانِ حق تب شیخِ ہندی کو مِلا
جب رہے داتا کے ہر دم حکم کی تعمیل میں

اُن کے قدموں کو دیا بوسہ بصد شوق و جنوں
منکروں کو شرک ہی آیا نظر تقبیل میں

سب کے سب اقوال ہیں اُن کے شریعت کے گہُر
ہیں رسالے اُن کے سارے دین کی تسہیل میں

منصبِ ارشاد سآجد اُن کو مُرشد سے مِلا
گنج بخشی رب نے دے دی آپ کی تحویل میں

علی ہجویری داتا مردِ حق

وہ علی ہجویری داتا مردِ حق
مسئلے حل ہیں جو فرماتے اَدق

جس پہ لکھی آپ نے تحریرِ نُور
اب بھی لَو دیتا ہے وہ نُوری ورق

کردیا بندوں کو مولا کے قریب
عشق کا اَزبر کرایا جب سبق

دَور داتا کا ہمیں نہ مِل سکا
دِل کو رہتا ہے ہمیشہ یہ قلق

داتا کا احسان نہ بھولے گا وہ
جس میں ہو ایمان کی کچھ بھی رمق

نعرۂ حق جب لگایا آپ نے
ساحروں کا ہوگیا تھا رنگ فق

ساجدؔ اُس کو سب خُدائی مِل گئی
جس کو بخشی داتا نے اپنی دلق

تعلیماتِ داتا علی ہجویری

داتا ہیں فرماتے رب کا ذکر کرو
لوگو آتے جاتے رب کا ذکر کرو

فجر میں جاگو رب سے رحمت مانگو تُم
دن میں پیتے کھاتے رب کا ذکر کرو

کہا کہ لوٹ کے رب کے پاس بھی جانا ہے
خود کو رہو سمجھاتے رب کا ذکر کرو

کتنی کمائی فردِ عمل میں درج ہوئی
کھول کے اپنے کھاتے رب کا ذکر کرو

ظہر و عصر پڑھو تو رب کی بات کرو
مغرب میں دن جاتے رب کا ذکر کرو

پھر فرمایا پڑھو عشا تو شکر کرو
سوتے اور سُلاتے رب کا ذکر کرو

سؔاجد جس نے دن بھر رزق کھلایا ہے
دل سے حمد سناتے رب کا ذکر کرو

مانو اُن کی بات

داتا سے گر پیار ہے لوگو ، مانو اُن کی بات
ذکرِ خُدا میں گُزرے دن اور یادِ خُدا میں رات

دو لوگوں کو دین کی دعوت پیار اخلاق کے ساتھ
پیارے نبی بھی راضی ہوئے ہیں خُوش مولا کی ذات

چلو شریعت پر ہر لحظہ مت بولو تم جھوٹ
اللہ ہُو سے دل چمکا لو ظلمت کو دو مات

داتا پیا نے ذکرِ خدا کا دیا ہمیں پیغام
ذکرِ خدا ہی لب پر جاری رہے ہمہ اوقات

رب کی رضا میں راضی رہنا ہے بندے کا کام
اپنی تحریروں میں کی ہے داتا نے یہ بات

اچھے کام کرو اور اپنی موت کو رکھو یاد
رحمت رب کی طلب کرو اور مانگو سدا نجات

اُن کے در پر آنے والا منظر دیکھے خُوب
گونج رہے ہیں حمد و نعت کے ہر لمحہ نغمات

کیجے صِرف خُدا کو سجدہ جو سب کا معبود
سآجد خواہش والے توڑو دل سے لات منات

جانِ جاں کی بات ہے

فیضِ عالم جانِ جاں کی بات ہے
رہنمائے کاملاں کی بات ہے

جس سے زندہ ہو گئے مُردہ قُلوب
قُم باذنی کی اذاں کی بات ہے

جو کرے تشکیک کے بُت پاش پاش
ہمزبانِ قُدسیاں کی بات ہے

وہ علی ہجویری داتا گنج بخش
علم کے کوہِ گراں کی بات ہے

مُرشدِ کامل ہے جو داتا سخی
لب پہ اُس کے آستاں کی بات ہے

ذکرِ حق میں جن کی گُزری زندگی
حق نِگر حق ترجماں کی بات ہے

ساجدؔ اُس کی مدح کی رب خُوش ہوا
بن گئی یوں مدح خواں کی بات ہے

سرکار داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مظہرِ نُورِ خُدا ، سرکار داتا گنج بخش
جان و شانِ حیدرِ کرّار داتا گنج بخش

نام بھی اُن کا علی ہے ، وہ علی کے دلربا
شبّر و شبیر کے دلدار داتا گنج بخش

قاسمِ فیضانِ احمد ہیں امام الاولیاء
اپنے مُرشد کا حسیں شہکار داتا گنج بخش

ان سے ہیں فیضان لینے آرہے ہندالولی
مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاسمِ انوار داتا گنج بخش

کی بصدقِ جان و دل تبلیغِ دینِ مصطفیٰ ﷺ
شہ نشینِ حلقہء اَبرار داتا گنج بخش

دُشمنوں کو خُلق سے کرتے تھے وہ اپنے قریں
کُفر کے تھے درپئے آزار داتا گنج بخش

ساجدؔ اُن کی عظمتوں کو ہے زمانہ جانتا
حق نِگر ہیں قائدِ احرار داتا گنج بخش

ہیں اولیاء کے رہنما داتا پیا داتا پیا

ہے قاسمِ عشقِ خُدا داتا پیا داتا پیا
ہیں اولیاء کے رہنما داتا پیا داتا پیا

خلوت میں بھی جلوت میں بھی ہندالولی کہتے رہے
ہے مظہرِ نُورِ خُدا داتا پیا داتا پیا

سب اولیا کے تاجور سب اولیا کے راہبر
کنزِ کرم ، گنجِ سخا داتا پیا داتا پیا

دیتے ہیں یہ داتا ہیں یہ فیضان میں یکتا ہیں یہ
کہتے ہیں سارے اولیا داتا پیا داتا پیا

لاہور میں دربار ہے ہر آن گوہر بار ہے
کہتے ہیں یہ آکر گدا داتا پیا داتا پیا

مِٹ جائیں گے رنج واَلم ہو جائے گا لُطف وکرم
بھر دیں گے اب دامن مِرا داتا پیا داتا پیا

ساجدؔ درِ عالی پہ جب منگتا کوئی بھی آ گیا
دیتے اُس کو ہیں سَوا داتا پیا داتا پیا

امامِ صفِ کاملاں میرا داتا

مسیحائے مُردہ دلاں پیرِ کامل وہی ہے وہی ہے
امامِ صفِ کاملاں پیرِ کامل وہی ہے وہی ہے

وہ ہے ماحیِ شرک و کُفر و ضلالت ، سراپا ہدایت
صداقت کا اَرفع نشاں پیرِ کامل وہی ہے وہی ہے

ہے اقوالِ شاہِ مدینہ سُناتا ، رہِ حق دِکھاتا
علی مولا کا ترجماں پیرِ کامل وہی ہے وہی ہے

سبق سب کو توحید کا جو سکھائے ، خُدا سے ملائے
سبھی پر جو ہے مہرباں پیرِ کامل وہی ہے وہی ہے

فضائل میں یکتا ، خصائل میں ارفع ، علی کا دُلارا
کرامت کا اِک آسماں پیرِ کامل وہی ہے وہی ہے

کُھلا در ہے در پر گدا آ رہے ہیں لیے جا رہے ہیں
سخاوت کا بحرِ رواں پیرِ کامل وہی ہے وہی ہے

ہے ساؔجد کرم جس کا ہر وقت جاری ، کہے دُنیا ساری
وہ داتا ہے بس بے گُماں پیرِ کامل وہی ہے وہی ہے

طلعت مِلی تو اُن سے مِلی

خُوشا کہ ہند کو رحمت مِلی تو اُن سے مِلی
ظُلومِ جہل میں طلعت مِلی تو اُن سے مِلی

ہُوا ہے عکسِ نجف آج خطّہء لاہور
علی کی اِس کو جو نسبت مِلی تو اُن سے مِلی

جلائے داتا نے ہر سُو دیئے شریعت کے
ہے راہِ عشق و طریقت مِلی تو اُن سے مِلی

ہے دم سے ان کے ہی پنجاب کی زمیں زندہ
صنم زدوں کو ہدایت مِلی تو اُن سے مِلی

یہ گنج بخش بھی ساجدؔ ہیں فیضِ عالم بھی
جہاں کو عشق کی دولت مِلی تو اُن سے مِلی

داتا کا دربار شہانہ

اُونچا مِرے داتا کا ہے عالم میں گھرانہ
انوار رساں اُن کا ہے دربار شہانہ

اِس در سے مُرادوں کے گُہر مِلتے ہیں سب کو
آلام کے ماروں کا یہی در ہے ٹھکانہ

بے چاروں کی ہے چارہ گری ہوتی یہیں سے
بٹتا ہے یہیں اُلفت و رحمت کا خزانہ

منگتا کوئی خالی نہ گیا داتا کے در سے
اِس بات کو شاہانِ زمانہ نے بھی مانا

مَے عشقِ الٰہی کی عطا کرتے ہیں داتا
جس نے بھی لیا فیض کہیں اُٹھ کے گیا نا

بُت گر کیے توحید شناسا ہیں نظر سے
سآجد اِسے معلوم ہے اللہ سے مِلانا

ہمارے دل بھی نظر بھی سنوار یا داتا

ہے در پہ لایا ہمیں تیرا پیار یا داتا
قرار مانگتے ہیں بے قرار یا داتا

خُدا نے نعمتیں کیا کیا تجھے عطا کی ہیں
خُدا نے بخشے تجھے اختیار یا داتا

امیرِ قافلہءِ عاشقاں ہے ذات تِری
صراطِ حق کا ہے تُو شہسوار یا داتا

مقرّبین کا بھی تُو اِمام ٹھہرا ہے
دیارِ عشق کا تُو شہریار یا داتا

تِرا وجود ہے عرفاں کے نُور سے روشن
نَفَس نَفَس ہے تُو جانِ بہار یا داتا

تِرے ہی در کے ہیں منگتے سبھی ولی دیکھے
ترے ہیں سائلِ در تاجدار یا داتا

خُدا کے ذکر میں گُزری ہے زندگی تیری
تُو سؔاجد ایسے کے دل کو سنوار یا داتا

کرم میرا داتا

کرم میرا داتا ، عطا میرا داتا
اَلم گاہ میں آسرا میرا داتا

ہے پُرنور تصویر شاہِ حرم کی
علی مرتضیٰ کی ضیا میرا داتا

مِلی رب سے ہے زندگی اِس کو طیّب
جبھی فیض ہے دے رہا میرا داتا

یہ ہادی ہے گُم کردۂ راہِ حق کو
دِکھاتا ہے راہِ ہُدیٰ میرا داتا

یہ مخدومِ عالم یہ ہے فیضِ عالم
ہے ولیوں کا بھی رہنما میرا داتا

یہ ٹکرایا ہر دشمنِ دین سے ہے
کسی کے نہ آگے جھکا میرا داتا

مِری فکرِ ناقص کہاں جانے سآجد
کہ ہے عظمتیں رکھتا کیا میرا داتا

حیدرِ کرّار کی تصویر مخدومِ اُمم

سیّد الکونین کی تنویر مخدومِ اُمم
حیدرِ کرّار کی تصویر مخدومِ اُمم

گنج بخشی جن کی مانی خواجہء اجمیر نے
علم و فضل و عشق کی جاگیر مخدومِ اُمم

جن کے ہے فضل وشرف کا سب زمانہ مُعترف
فیضِ عالم صاحبِ توقیر مخدومِ اُمم

آپ نے جو فَاذْكُرُوْنِيْٓ پر عمل پیہم کیا
رب نے کردی آپ کی تشہیر مخدومِ اُمم

خم جبینیں آپ کے در پر ہیں کرتے تاجدار
اولیا ہیں آپ کے نخچیر مخدومِ اُمم

ذکرِ اِلَّا اللہ کی پھیلائی ہر سُو روشنی
ظُلمتوں کو کر گئے زنجیر مخدومِ اُمم

سؔاجد اعلیٰ ہے گھرانہ سب جہاں سے آپ کا
آپ سارے اولیا کے پیر مخدومِ اُمم

عطا و لُطف کا بدرِ کمال ہے داتا

عطا و لُطف کا بدرِ کمال کیا کہنا
ہر اِک پہ آپ کا جُود و نوال کیا کہنا

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گلشن کا ہے گُلِ تازہ
جنابِ سیّدہ زہرا کا لعل کیا کہنا

خُدا کے دین کی تبلیغ میں ہے عُمر کٹی
کمالِ زُہد میں بھی بے مثال کیا کہنا

جبھی ہیں آتے ولی فیض آپ سے لینے
علی سی آپ کی ہے چال ڈھال کیا کہنا

ہر ایک غم کی دوا پائی آپ کے در سے
مٹایا آپ نے ہر اِک ملال کیا کہنا

حسن کے چاند تِرے وصف ہو بیاں کیسے
جمالِ حیدری تیرا جمال کیا کہنا

تری نگاہ کا طالب ہے یہ حزیں ساجدؔ
کہ تُو عطاؤں میں ہے بے مثال کیا کہنا

علی ہجویری داتا نے

دِکھایا خُلد کا رستہ علی ہجویری داتا نے
نبی کا دین پھیلایا علی ہجویری داتا نے

خُدا کی بندگی میں رات دن مصروف رہتے تھے
وہ پائی لذّتِ سجدہ علی ہجویری داتا نے

تھا دارِ کُفر میں پرچم کیا اسلام کا اُونچا
لگایا حق کا تھا نعرہ علی ہجویری داتا نے

مٹائی ظُلمتِ کُفر و ضلالت ہِند سے ساری
ہے کیسا لُطف فرمایا علی ہجویری داتا نے

مِلی ماہِ حسن سے روشنی اسلام کی ہم کو
دِلوں کو خوب چمکایا علی ہجویری داتا نے

کوئی سائل کبھی خالی نہیں واپس کیا در سے
کرم ہے خاص ہی رکھا علی ہجویری داتا نے

میں ساجد اُنکے قدموں کو نہ کیوں چُوموں گا آنکھوں سے
ہے دل میرا کیا زندہ علی ہجویری داتا نے

کنزِ فیض و عطا مِرا داتا

سیّدالاولیاء مِرا داتا
بحر ہے فیض کا مِرا داتا

قاسمِ علمِ مرتضٰی یہ ہے
بانٹتا ہے ضیا مِرا داتا

عِلم و عرفان کا سمندر ہے
رہبرِ اصفیا مِرا داتا

گنج بخشی میں بھی ہے یکتا یہ
کنزِ فیض و عطا مِرا داتا

ظُلمتِ شرک کو مِٹا ڈالا
ماہِ راہِ ہُدیٰ مرا داتا

ہر گھڑی بھیڑ سائلوں کی ہے
در ہے رکھتا کُھلا مِرا داتا

داتا اللہ کا ہے عبدِ خاص
ہے مِرا آسرا مِرا داتا

سیّدِ ہجویر نے

حق کا جب نعرہ لگایا سیّدِ ہجویر نے
سب نظامِ کفر بدلا سیّدِ ہجویر نے

بُت کدوں میں دی صدائے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدْ
دین کا سکہ بٹھایا سیّدِ ہجویر نے

اُن کی تحریروں کی ضو سے ہوتا ہے کشفِ حجاب
جو بھی لکھا حق ہے لکھا سیّدِ ہجویر نے

ہر طرف لاہور میں گُونجی صدائے لَآ اِلٰہ
جب قدم آکے تھا رکھا سیّدِ ہجویر نے

مُردہ دل چشمِ کرم سے زندہ فرماتے گئے
ہر طرف فیضان بانٹا سیّدِ ہجویر نے

دعوتِ ایمان خُلقِ اعلیٰ سے دیتے رہے
مُشرکوں کو ایسے بدلا سیّدِ ہجویر نے

ساجدؔ اُن کے چرچے ہر سُو اِس لئے ہوتے رہیں
اللہ اللہ وِرد رکھّا سیّدِ ہجویر نے

استغاثہ

(2022ء میں سیلاب سے تباہ کاریوں کے تناظر میں کہے گئے اشعار)

آ گئی اسلام کی کشتی ہے پھر گرداب میں
داتا تیری پاک دھرتی گھر گئی سیلاب میں

ہے نظامِ زندگی یا داتا برہم ہو گیا
ہم پہ ہو چشمِ کرم افزوں ہے ہر غم ہو گیا

بے سرو سامان ہیں لاکھوں مسلماں ہو گئے
اور ہزاروں موت کی آغوش میں ہیں سو گئے

آ گئیں سَیلاب کی زد میں ہیں داتا بستیاں
مِٹ گئیں پانی کی شدّت سے ہیں پیاری بستیاں

ہو گیا محشر بپا ہے داتا پاکستان میں
گِھر گئے ہیں اہلِ پاکستان پھر طوفان میں

ہر طرف آہ و فُغاں ہے ہر طرف نوحہ گری
والیٔ ہند کیجیے اُمت کی پھر چارہ گری

بے کسی کی بن گئی تصویر ہے مخلوقِ رب
دن گزرتا کرب میں ہے اور روتے شب

بچے بوڑھے عورتیں سیلاب میں ہیں بہہ رہے
جو بچے ہیں وہ زمانے کے سِتم ہیں سہہ رہے

ناگہانی ہے مصیبت آئی پاکستان پر
ہے شبِ آلام ہر سُو چھائی پاکستان پر

کیجیے رب سے دُعا بہرِ محمد مصطفیٰ
اپنا پاکستان یاداتا یہ پھر لیجے بچا

داتا کے درِ عالی کا منظر

داتا کے درِ عالی کا منظر ہے نرالا
طیبہ میں پہنچ جاتا ہے ہر دیکھنے والا

لاہور کی قسمت تو ذرا دیکھئے لوگو
داتا کی یہ نگری ہے بنا اس کا حوالہ

بےخود ہوا سرشار ہُوا ہوگیا واصل
جس نے بھی پیا داتا کے ہاتھوں سے پیالہ

جو ہِند میں اسلام کی ہیں شمعِ فروزاں
داتا ہی کے فیض کا ہے نُور اُجالا

دُنیا کہ کھنچی آتی ہے دربار میں جب ہی
داتا کی نظر کھولتی قسمت کا ہے تالا

اَوصاف و کمالات میں حیدر کی ہیں تصویر
ہے اُن کا حسب اعلیٰ نسب اُن کا ہے اعلیٰ

فوراً درِ معبود پہ پہنچا دیا اُس کو
سآجد جسے داتا کی ہے رحمت نے سنبھالا

در کا سائل ہو جائے

داتا کے جو در کا سائل ہو جائے
آئے ناقص بھی تو کامل ہو جائے

جس کی منزل اُن کا ہے دربار ہوا
اُس کو سمجھو جنت حاصل ہو جائے

جس کو فیض مِلا ہے فیضِ عالم سے
وہ مومن عرفاں کا حامِل ہو جائے

اُس کو مرہم وصل کا داتا دیتے ہیں
جو بھی اُن کے ہجر میں گھائل ہو جائے

داتا پیا کی اُلفت کا جب نُور مِلے
کیسا بھی ہو روشن وہ دل ہو جائے

تاجوروں کی اُس کو کب پرواہ رہے
اُن کے منگتوں میں جو شامل ہوجائے

سآجد طُوفاں میں جو اُن کو یاد کرے
ظاہر اُس پر کرم کا ساحل ہوجائے

صاحبِ اسرار داتا نے

کٹھن راہوں کو بھی تھا کر لیا ہموار داتا نے
دِلوں کو نُورِ وحدت سے کیا سرشار داتا نے

وہ جن کے دل بھی پتھر تھے وہ جن کی رُوحیں مُردہ تھیں
اُنھیں بھی کردیا تھا صاحبِ اسرار داتا نے

مُعطّر کر دیا لاہور کا ماحول رحمت سے
کِھلایا دین کا پیارا حسیں گلزار داتا نے

کیا تقسیم تھا نُورِ ہدایت ہند میں آکر
قلوبِ تیرہ میں تھے بھر دیئے انوار داتا نے

دِلوں کی بستیاں آباد کردیں چشمِ رحمت سے
ہے بخشی معرفت کی دولتِ بیدار داتا نے

عبادت میں گُزاری زندگی یوں فیضِ عالم نے
تھی کر لی طے جبھی ہر اِک رہِ دُشوار داتا نے

ہیں سآجد جام نظروں کے پلائے آپ نے سب کو
نہیں محروم رکھا کوئی بھی میخوار داتا نے

جو فیضانِ علی ہی بانٹتا ہے

علی کا لاڈلا داتا پیا ہے
یہ فیضانِ اِمامت بانٹتا ہے

ہوئی مشہور اس کی گنج بخشی
ہر اِک سائل کی جھولی بھر رہا ہے

ولی بھی بن کے سائل آ رہے ہیں
حسن کے فیض کا یہ در کُھلا ہے

سکینت مِل رہی ہے قلب و جاں کو
نظر کے سامنے گنبد ہرا ہے

سکوں سے سوتے ہیں لاہور والے
محافظ اِن کا داتا جاگتا ہے

ولایت کا گھُر مِلتا ہے اُس کو
مِرے داتا کا جو ہوتا گدا ہے

یقیناً جھولی ساجدؔ کی بھرے گی
قصیدہ اِس نے داتا کا لکھا ہے

داتا کی ہے ذات یہاں

دن جیسی ہے رات یہاں
لُطف کی ہے برسات یہاں

فیض خزانے داتا سے
لے لو ہاتھوں ہاتھ یہاں

بے چاروں کمزوروں کی
بن جاتی ہے بات یہاں

ہے لاہور بھی خُلد نگر
داتا کی ہے ذات یہاں

ایک سکینت زا ماحول
ہر غم کو ہے مات یہاں

اُن کے وسیلے پُوری ہوں
دل کی سب حاجات یہاں

ذکر کے ہالہ میں آ کر
بدل گئے حالات یہاں

سآجد جھولی بھرتی ہے
خاص مِلے خیرات یہاں

عارف وحق آشنا

ہیں علی ہجویری داتا عارف و حق آشنا
اُن کی چشمِ حق نگر پر سرِّ باطن تھا کُھلا

تھے کفن بردوش داتا دین کی تبلیغ میں
اُن کی محنت سے ہوا اِسلام کا روشن دِیا

ہِند میں داتا پیا ہیں مقتدائے اہلِ حق
مقتدی ہیں اُن کے دیکھے اولیا و اصفیا

مِل گیا تِیرہ دِلوں کو نُورِ ایمان و یقیں
جس طرف بھی اُٹھ گئی اُن کی نظر مُعجز نما

آپ کے در پر ہیں جھکتے اب بھی سلطانوں کے سر
فیض لینے آپ کے در پر ہیں آتے اولیا

آئے تھے صابر پیا در پر حصولِ فیض کو
رب نے بخشا آپ کو ایسا عُلو و مرتبہ

گنبدِ اخضر کی دیکھی ہے جھلک لاہور میں
جب بھی ساجدؔ نے ہے دیکھا داتا کا گنبد ہرا

مظہرِ نُورِ خُدا ہیں

مظہرِ نُورِ خُدا ہیں فیضِ عالم بُوالحسن
قاسمِ نُورِ ہُدیٰ ہیں فیضِ عالم بُوالحسن

علم و حکمت کے خزانے بانٹتے ہیں ہر گھڑی
کرتے ہی جاتے عطا ہیں فیضِ عالم بُوالحسن

اُن کا چُوما سنگِ در جس نے زرِ خالص ہُوا
مِٹّی کو دیتے بقا ہیں فیضِ عالم بُوالحسن

گنج بخشی بھی ملی تمکین بھی حاصل ہوئی
محسنِ ہر سلسلہ ہیں فیضِ عالم بُوالحسن

ہیں حقائق کا خزانہ آپ کی ہر اِک کتاب
رہبرِ ہر رہنما ہیں فیضِ عالم بُوالحسن

آپ کے اقوال ہیں پُراز مُعانی دلنشیں
ذہن کرتے پُرضیاء ہیں فیضِ عالم بُوالحسن

بُت کدوں کو نعرۂ توحید سے لرزا دیا
جانِ شاہِ کربلا ہیں فیضِ عالم بُوالحسن

کیوں نہ سؔاجد اولیا فیضان مانگیں آپ سے
فیضیابِ مُرتضیٰ ہیں فیضِ عالم گنج بخش

نُور کی برسات ہوتی ہے

درِ داتا پہ رب کے نُور کی برسات ہوتی ہے
گداؤں پر عطا داتا کی دن اور رات ہوتی ہے

علی ہجویری کا وہ آستانِ نُور ہے جس میں
خُدا کی لُطف فرمائی ہَمہ اَوقات ہوتی ہے

وہیں پر ذکر چھِڑ جاتا ہے داتا کی عطاؤں کا
کہیں پر بھی اگر جُود و سخا کی بات ہوتی ہے

نہیں وہ زندگی بھر بھول سکتا نُوری لمحوں کو
درِ داتا پہ جس کی بھی بسر اِک رات ہوتی ہے

خُدا کے سایہء رحمت میں یوں زُوّار آتے ہیں
خُوشی سے دل مہکتے ہیں غموں کو مات ہوتی ہے

شریعت میں جو کامل ہو طریقت پر جو عامل ہو
اُسی پر خُوش مِرے داتا پیا کی ذات ہوتی ہے

جہاں چلّہ کشی خواجہ نے سؔاجد آکے فرمائی
وہاں تبدیل دل کی صورتِ حالات ہوتی ہے

ولیوں کے امام

داتا ہجویری ہیں ولیوں کے امام
سب ولی کرتے ہیں اُن کا احترام

ہوگیا دورِ اَلم کا اختتام
زندگی میں نے جو کی داتا کے نام

گنج بخشِ فیضِ عالم ہے لقب
آج بھی جاری ہے اُن کا فیضِ عام

دین کی تبلیغ وہ کرتے رہے
معرفت کا تھے پلاتے سب کو جام

ہیں علی المرتضیٰ کے لاڈلے
ابنِ عثماں ہیں علی ہے اُن کا نام

تاجور بھی آپ کے دربار میں
حاضری دیتے ہیں دیکھے صبح و شام

اللہ اللہ اُن کی نظروں کا کمال
فیض اُن سے لے رہے ہیں خاص و عام

اُن کے حامد خواجہء ہندالولی
اولیا میں آپ ہیں ذی احتشام

مِل گئی لَا یَحْزَنُوْں کی بھی سند
ہے گواہی دے رہا رب کا کلام

سب مراحل سے گذر آیا ہوں میں
وردِ لب رکھا فقط داتا کا نام

دولتِ دارین اُس کو مِل گئی
جس نے داتا کو کیا اپنا امام

کشفِ اسرارِ حقائق ہوگیا
جب بھی میں نے ہے پڑھا اُن کا کلام

ساجدؔ اُن کی لُطف فرمائی ہوئی
مل گیا ہے میرے شعروں کو دوام

بگڑی بنائی آپ نے

بات ہے بگڑی بنائی آپ نے
دل کی دُنیا جگمگائی آپ نے

رب سے بندوں کو مِلاتے ہی گئے
راہِ جنّت ہے دکھائی آپ نے

لے کے رب سے سائلوں کو دے دیا
بھوک لاکھوں کی مٹائی آپ نے

گنج بخشی ہے وطیرہ آپ کا
دولتِ عِرفاں لُٹائی آپ نے

ہو گئے وہ مظہرِ نُورِ خُدا
کرلی مولا تک رسائی آپ نے

نُورِ ایماں سے منور کرکے دل
مے حقیقت کی پلائی آپ نے

سؔاجد اہلِ حق کا یہ اعلان ہے
ہِند کی ظُلمت مِٹائی آپ نے

داتا ہیں بخش دیں

جو بھی سائل آ گیا ہے اُن کی چوکھٹ کے قریں
نعمتیں اُس خوش گُماں کو آپ نے ہیں بخش دیں

جس پہ مرقد ہے چمکتا سیدِ ہجویر کا
رشکِ جنّت ہوگئی لاہور کی وہ سرزمیں

میرے داتا کی کھڑاؤں کی کرامت دیکھئے
تھے زمیں بوس اُن سے سارے ہوگئے ساحرلعیں

چُوم کر اُن کے قدم حاصل ہوئی راہِ نجات
فیضِ عالم بن گئے میری شفاعت کے امیں

مسندِ ارشاد پر متمکن اُن کی ذات ہے
اولیائے دہر ہیں داتا پیا کے خوشہ چیں

مظہرِ نُورِ خُدا ہے اُن کو خواجہ نے کہا
اولیاء میں سیدِ ہجویر ٹھہرے بہتریں

''کشفِ اسرار'' اُن کے علم و فضل کا روشن نشاں
''کشفِ مجحوب'' اُن کی شب خیزی کی تفسیرِ حسیں

سیّدِ ہجویر کی تحریر سے باطن دُھلے
فیضیاب ان سے ہوئے اہلِ نظر اہلِ یقیں

دل جھکا ہے میرا ساجدؔ پیارے داتا کی طرف
خالقِ اکبر کے آگے ہے جھکی میری جبیں

چشمِ عطا میرے داتا

ہو مجھ پہ چشمِ عطا فیضِ عالم
کہ میں آپ کا ہوں گدا فیضِ عالم

سخی بن سخی ہو ولی بن ولی ہو
علی بن علی مُرتضیٰ فیضِ عالم

بلاؤں نے گھیرا ہے میرے وطن کو
نبی کے تصدّق بچا فیضِ عالم

تِرے در پہ آتے ہیں اقطابِ عالم
تجھے مانیں سب رہنما فیضِ عالم

ہر اِک تیرگی کو مٹایا ہے تُو نے
جہاں میں ہے تِری ضیا فیضِ عالم

ہر اِک غم سے مجھ کو رہائی مِلے گی
تِری چاہیے بس دُعا فیضِ عالم

یہ ساجدؔ بھی مستانہ وار آئے در پر
مجھے جام ایسا پلا فیضِ عالم

ہر درد کا چارا ہم نے

کر لیا ایسے ہی ہر درد کا چارا ہم نے
اپنے داتا کی ہے رحمت کو پُکارا ہم نے

سارے لمحات وہی زیست کا سرمایا ہیں
وقت جو داتا کے روضے پہ گزُارا ہم نے

اُن کے روضے میں ہمیں طیبہ نظر آتا ہے
اِس لیے دل میں یہ منظر ہے اُتارا ہم نے

فیضِ عالم کے درِ فیض کے سائل بن کر
کرلیا اہلِ دُوَل سے ہے کنارا ہم نے

داتا کا حُسنِ عطا دیکھ کے در پر آ کے
اپنے دامان کو کچھ اور پسارا ہم نے

اُن کے دربار کی سؔاجد جو مِلی ہے قُربت
ذکر سے قلب کا آئینہ نکھارا ہم نے

جھولیاں بھر کر جاتے ہیں

سائل جو داتا کے در پر آتے ہیں
وہ رحمت سے جھولیاں بھر کر جاتے ہیں

اللہ اللہ کرکے جنت لے لو تُم
داتا سب کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں

حُسنِ عمل سے باطن کی تہذیب کرو
اپنی کتابوں میں وہ یہی سکھاتے ہیں

خدمتِ خلق سے مولا راضی ہوتا ہے
سب کو خُلق کا داتا سبق پڑھاتے ہیں

خاص ہے فیض خزانہ ان کو رب سے مِلا
لوگوں میں جو داتا بانٹتے جاتے ہیں

رب کی ہر مخلوق سے لوگو پیار کرو
مومن کو یہ حکمِ خُدا سمجھاتے ہیں

ساجدؔ ایسی کرم نوازی دیکھی ہے
جو آئیں وہ داتا کے ہو جاتے ہیں

داتا کے آستاں پر

رحمت کا ہے بسیرا داتا کے آستاں پر
رہے نُور کا سویرا داتا کے آستاں پر

اقطاب اُن کے در پر دینے سلامی آئیں
ہے اولیا کا ڈیرا داتا کے آستاں پر

مُرشد کے پیچھے پیچھے جاتا ہوں فیض لینے
بنتا ہے کام میرا داتا کے آستاں پر

ہر درد کی دوائی لے آ کے اُن کے در سے
غم سب مٹے گا تیرا داتا کے آستاں پر

ذکرِ خُدا کی محفل ہر دم جمی ہوئی ہے
ہے قُدسیوں کا پھیرا داتا کے آستاں پر

نُورِ خُدا کا مظہر جبکہ ہے ذات ان کی
ساجدؔ ہو کیوں اندھیرا داتا کے آستاں پر

ان کا پیارا نام علی ہے

عُرس کی آئی نوری گھڑی ہے
بھر لو جھولی وقت یہی ہے

حسب بھی اعلیٰ نسب بھی اعلیٰ
پسرِ علی ہے خود بھی علی ہے

جو بھی آ گیا در پر اُن کے
رحمت رب کی اُس کو مِلی ہے

ابرِ کرم داتا کا برسا
شاخِ تمنّا اپنی ہری ہے

فیضِ عالم آلِ نبی ہیں
ان کا پیارا نام علی ہے

ولی قطب ابدال ہیں کہتے
خُلد کا نقشہ ان کی گلی ہے

ان سے ہی عرفانِ رب کی
اہلِ نظر نے دولت لی ہے

ساجدؔ ان کے در پر آیا
اس قسمت بھی جاگی ہے

دربار میرے داتا کا

دربار میرے داتا کا دارُالقرار ہے
ہر دم وُرودِ روشنی ہر دم بہار ہے

بہرِ سلامی آتے ہیں اقطاب دہر کے
داتا کے آستاں کا گدا تاجدار ہے

پنجتن کا فیضِ نُور ہے مِلتا سدا یہاں
جب ہی زمانہ آتا یہاں باربار ہے

میخانہء کرم ہے کُھلا ان کا ہر گھڑی
جو بھی ولی ہے داتا کا ہی مستوار ہے

دیکھا سُنہری باب جو داتا حضور کا
سوچوں پہ میری آیا سُنہری نکھار ہے

ظُلمت کدہ میں بانٹی ہے داتا نے روشنی
لاہور اِن کے دم سے ہی جنّت نگار ہے

ساجدؔ ہے گنج بخش کی مجھ پر ہُوئی عطا
ہر شعر منقبت کا ہوا تابدار ہے

وہ ساری دُنیا بھولا ہے

جو داتا کے در پہ گیا ہے
وہ ساری دُنیا بھولا ہے

داتا کے دربار میں دیکھا
طیبہ کا پورا نقشہ ہے

ہے لاہور کی قسمت جاگی
سیّد غزنی سے آیا ہے

ولی وہی کہلایا جس نے
ان کی چوکھٹ کو چُوما ہے

ہند میں دین ملا ہے جس کو
داتا پیا کا ہی صدقہ ہے

گنج لُٹانا عادت اس کی
جھولی منگتے کی بھرتا ہے

آلِ نبی اولادِ علی نے
رحمت سے کشکول بھرا ہے

مہرِ حسن نے ہند میں آ کر
کالے دِلوں کو نُور دیا ہے

خواجہ اور فرید بنے ہیں
جس نے اِن سے فیض لیا ہے

ساجدؔ کی یہ خوش بختی ہے
ان کی چوکھٹ کو چُوما ہے

سیّدِ ہجویر بھی ہیں

سیّدِ ہجویر بھی ہیں آپ مخدومِ اُمم
آپ کا در خواجہء اجمیر کا دارُالحرم

آپ ہیں اسلام کی ترویج میں کوشاں رہے
آپ نے داتا کیا ہے دین کا اُونچا علم

اولیائے دہر لینے آتے اِن سے فیض ہیں
ہر گھڑی ہے سائلوں پر ہورہا لُطف و کرم

گنج بخشِ فیضِ عالم اِس لیے مشہور ہیں
بانٹتے ہیں رب سے لے کر آپ دنیا کو نِعم

قاسمِ فیضانِ احمد آپ ہیں لاہور میں
آپ ہیں جانِ کرم ، شانِ کرم ، روحِ کرم

فیض لینے آپ سے آتے ہیں اقطابِ جہاں
آپ کو حاصل ہوا داتا ہے وہ جاہ و حشم

آپ کے منکر تو سارے پھر رہے ہیں دربدر
آپ کے خدّام دیکھے ہیں جہاں میں محترم

آپ ہیں اہلِ صفا کے رہنما و دلربا
سرگروہِ عاشقاں ہیں قائدِ اہلِ ہِمم

بندگی حق کی سکھائی اہلِ کُفرستان کو
ہندوؤں کو کردیا مولا کے آگے سرنگوں

آپ کے اُسوہ میں دیکھی جب جھلک سرکار کی
چُومنے آئے ولی بھی آپ کے نقشِ قدم

فیضِ عالم کہہ رہے ہیں میرے خواجہ آپ کو
آپ کے اوصاف کیسے ہوں گے ساؔجد سے رقم

رہے یہ جاری سدا فیضِ عام یا داتا

تمہارے در پہ ہیں آئے غُلام یا داتا
ہیں پیش کرتے ادب سے سلام یا داتا

ہمیں بھی فیض عطا ہو کہ فیضِ عالم ہو
رہے یہ جاری سدا فیضِ عام یا داتا

ہے رب کے بندوں کو رب سے مِلا دیا تُو نے
ہے بدلا ہند کا تُو نے نظام یا داتا

سلامی پیش تجھے کی ہے میرے خواجہ نے
تجھے مِلا ہے وہ حق سے مقام یا داتا

مٹائی شرک کی ظُلمت ہے ہِند سے تُو نے
ہیں معترف یہ سبھی خاص و عام یا داتا

ہے لایا تُو ہی جہاں کو رہِ ہدایت پر
پلایا تُو نے ہی وحدت کا جام یا داتا

اِلٰہ کوئی نہیں ہے سوائے اللہ کے
دیا ہے تُونے سبق صبح و شام یا داتا

مثالِ کاہکشاں ہیں تمہاری تحریریں
چمک رہا ہے تمہارا کلام یاداتا

خدا کو پُوجو خُدا کے ہی آگے سجدہ کرو
پیام تُو نے دیا یہ مدام یاداتا

جھکائے تونے ہی سر ساحرانِ وقت کے تھے
کیا شریروں کو نظروں سے رام یاداتا

خُدا کے نور کا مظہر ہے داتا ذات تِری
تُجھے خُدا نے ہے بخشا دوام یاداتا

مُرادِ دل ملے سآجد کو بھی کرم کیجے
رہے یہ جاری سدا فیضِ عام یاداتا

داتا مِرا کریم بھی ہے

داتا مِرا کریم بھی ہے چارا گر بھی ہے
سب سائلوں پہ کرتا کرم کی نظر بھی ہے

اللہ کی جناب میں ہردم ہے سرنگوں
کرتا عذابِ نار سے یہ باخبر بھی ہے

داتا مِرا دکھاتا ہے جنّت کا راستہ
دیتا بشارتیں بھی سناتا یہ ڈر بھی ہے

احکامِ رب کو مانو یہ کہتا ہے حق کی بات
اوہام کا مٹاتا سبھی شور و شر بھی ہے

تبلیغِ دین عُمر بھر اُن کا رہا طریق
رحمت خدا کی اُن کی سدا ہمسفر بھی ہے

لنگر ہمیشہ جاری ہے داتا حضور کا
طالب فقیر بھی ہے یہاں تاجور بھی ہے

گُستاخ جو کوئی بھی ہوا گنج بخش کا
شیطاں کا ہمنوا وہ ہُوا دربدر بھی ہے

ساجدؔ حسن کے چاند سے ملتا ہے نُورِ فیض
کرتا علی کا لاڈلا ذرّے کو زر بھی ہے

سیّدِ ہجویر مخدومِ اُمم

اولیائے دہر میں ہو محترم سیّدِ ہجویر مخدومِ اُمم
تُم عرب کے چاند تُم مہرِ عجم سیّدِ ہجویر مخدومِ اُمم

سیدِ کونین کی تُو آلِ ہے، تُو علی المرتضیٰ کا لعل ہے
کہہ رہے تجھ کو ہیں سب اہلِ حرم سیّدِ ہجویر مخدومِ اُمم

تُو علی ہے تو حسن کی جان ہے، جاری عالم میں ترا فیضان ہے
کیا کروں تعریف تیری میں رقم سیّدِ ہجویر مخدومِ اُمم

کُفر سے جو بھی ہوا تھا معرکہ، فتح کا سہرا تِرے ہی سر رہا
ساحروں کو تُو نے کرڈالا عدم ، سیّدِ ہجویر مخدومِ اُمم

تیری عظمت تیری رفعت دیکھ کر، جھک گئے راجوں مہاراجوں کے سر
کہہ اُٹھے داتا ترے نوکر ہیں ہم سیّدِ ہجویر مخدومِ اُمم

خُلد کا نقشہ حسیں تیری گلی ، فیض لینے آئے ہیں ہندالولی
اب بھی ہے لہرا رہا تیرا عَلَم ، سیّدِ ہجویر مخدومِ اُمم

میرے داتا ہے تِرا اعالی نسب، اولیا آتے ہیں تیرے در پہ سب
کردیا اقبال نے بھی یوں رقم ، سیّدِ ہجویر مخدومِ اُمم

ہے یہی ساجدؔ کے دل کا مدّعا ، صدقہءِ شبیر ہو مجھ کو عطا
بخش دے داتا مجھے زورِ قلم ، سیّدِ ہجویر مخدومِ اُمم

عشق کی تنویر داتا گنج بخش

بانٹتے ہیں عشق کی تنویر داتا گنج بخش
اولیائے دہر کے ہیں پیر داتا گنج بخش

ہر گھڑی عُشاق کا ہے آستانہ پر ہجوم
ہیں دِلوں کو کر رہے تسخیر داتا گنج بخش

کاٹ ڈالیں ظُلمتیں سب شرک اور بدعات کی
بن کے آئے حیدری شمشیر داتا گنج بخش

ظالموں کو ظُلم سے تھے روکتے طاقت کے ساتھ
وہ امینِ قوتِ شبّیر داتا گنج بخش

جو بھی آئے اُس پہ داتا کرتے ہیں چشمِ کرم
کر رہے ہیں خاک بھی اکسیر داتا گنج بخش

آپ آلِ مصطفیٰ ہیں ، آپ ماہِ اولیاء
دو جہاں میں صاحبِ توقیر داتا گنج بخش

اِس لیے در پر چلے آتے ہیں سآجد اولیاء
ہیں حسن کے فیض کی تفسیر داتا گنج بخش

دینِ قیّم کا پاسباں وہ ہے

مصطفیٰ کا حسیں نشاں وہ ہے
دینِ قیّم کا پاسباں وہ ہے

سب اُمم کا وہی تو ہے مخدوم
ہند میں دین کی اذاں وہ ہے

فیضِ عالم وہ کامل و اکمل
رہبر و میرِ کارواں وہ ہے

اُس کی تبلیغ پُراثر ٹھہری
باغِ احمد کا باغباں وہ ہے

اُس کو پیارا لقب ہے داتا مِلا
دیتا سائل کو بے گماں وہ ہے

رہنما ہے وہ کاملیں کا بھی
کامراں وہ ہے جاوداں وہ ہے

مصلحت کوشی اُس کو آتی نہیں
صادق القول حق بیاں وہ ہے

فیض لیتا شہِ نجف سے ہے
اور لُٹاتا کہاں کہاں وہ ہے

ہے معلّم بھی اور ہادی بھی
رازِ حق بھی ہے رازداں وہ ہے

دیدۂ شوق کے لیے ہے نُور
عاشقوں کا نگاہباں وہ ہے

اُس کا جُود و کرم ہوا مشہور
فیض دیتا یہاں وہاں وہ ہے

علمِ باطن میں بھی یگانا ہے
علمِ ظاہر میں نکتہ داں وہ ہے

وہ محدّث بھی ہے فقیہہ بھی ہے
بُوحنیفہ کا جانِ جاں وہ ہے

ناصرِ دین و ملّتِ بیضا
اِک عزیمت کی داستاں وہ ہے

اہلِ عرفان پر وہ فائق ہے
مرکزِ فیضِ سالکاں وہ ہے

فَاذْكُرُوْنِیْ پہ ہے عمل پیرا
جب ہی ممدوحِ انس و جاں وہ ہے

وہ شریعت کا عالم و عارف
اور طریقت کا آسماں وہ ہے

نائبِ مرتضیٰ کہو تو بجا
ماہ رُو وہ ہے مہرباں وہ ہے

ابرِ رحمت ہے ہم غریبوں پر
غم کی شدّت میں سائباں وہ ہے

حق نگر بھی وہ حق شناسا بھی
علم کا بحرِ بیکراں وہ ہے

وہ ہے صُوفی وہ مردِ حق آگاہ
اصفیا کا بھی ترجماں وہ ہے

وہ ہے مہ پارۂ حسن ساجدؔ
جان و جانانِ عاشقاں وہ ہے

وہ داتا مِرا، داتا مِرا داتا مِرا ہے

احمد کا ہے وہ پیارا علی اسمِ گرامی
قُدسی بھی جسے دینے کو آتے ہیں سلامی
بن کے جو رہا ہِند میں آقا کا پیامی
کرتے ہیں سبھی اہلِ صفا جس کی غُلامی
اِسلام کا یہ نُور عطا جس نے کیا ہے
وہ داتا مِرا ، داتا مِرا ، داتا مِرا ہے

سب عظمتیں بخشی ہیں اُسے اُس کے خُدا نے
ہرسمت مِرے داتا کے گُونجے ہیں ترانے
فیض اُس کا ہے جاری کئی گُزرے ہیں زمانے
داتا ہے مِرا داتا کوئی مانے نہ مانے
وہ جس کا درِ فیض سحر شام کُھلا ہے
وہ داتا مِرا ، داتا مِرا ، داتا مِرا ہے

داتا کا وہ دربار ہے عالم میں یگانہ
عُشاق کی رونق ہے سماں نُوری سُہانا
داتا ہے ! جو دیتا ہے ، یہ دُنیا نے ہے مانا
فیضان جہاں لینے کو آتا ہے زمانہ
آلامِ و مصائب سے جو کر دیتا رِہا ہے
وہ داتا مِرا ، داتا مِرا ، داتا مِرا ہے

وہ جس کا کہ ولیوں پہ ہُوا مرتبہ فائق
فیضانِ نظر سے جو کرے دُور علائق
تحریریں ہوئیں جس کی ہیں مکشوفِ حقائق
آسان کیئے جس نے تصوّف کے دقائق
مرغوب جسے دین کی تبلیغ سدا ہے
وہ داتا مِرا ، داتا مِرا ، داتا مِرا ہے

وہ جس نے کہ بانٹے ہیں ہدایت کے نگینے
توحید کے انوار سے روشن کیے سینے
ہیں جس کے رواں ہر سُو محبّت کے سفینے
کھولا ہُوا دروازہ ہے ہر وقت سخی نے
بھر دیتا وہ دامن ہے جو آ جاتا گدا ہے
وہ داتا مِرا ، داتا مِرا ، داتا مِرا ہے

شُہرہ ہُوا عالم میں ہے اُس عالی نسب کا
ممدوح جہاں بھر کا ، مدح خوان ہے رب کا
قُرآن کا قاری ہے جو عالم ہے غضب کا
سخیوں کا سخی ہے جو بھلا کرتا ہے سب کا
بے نُور دِلوں کو جو عطا کرتا ضیاء ہے
وہ داتا مِرا ، داتا مِرا ، داتا مِرا ہے

جو نقشہء حیدر ہے علی اور عُلیٰ ہے
وہ جس پہ کہ نازاں ہُوا محبوبِ خُدا ہے
لاَریب وہ آغوشِ وِلایت میں پَلا ہے
ایمان مجھے جس کے وسیلے سے مِلا ہے
رحمت کی جو برساتا ہر اِک آن گھٹا ہے
وہ داتا مِرا ، داتا مِرا ، داتا مِرا ہے

شبّر کا دُلارا ہے تو حیدر کا ہے دلدار
منجملہء اخیار جو ہے کاشفِ اسرار
وہ مُحسنِ اسلام جو ولیوں کا ہے سردار
سَاجد ہیں ولی جس کی عنایت کے طلبگار
جس سے شہِ اجمیر نے بھی فیض لیا ہے
وہ داتا مِرا ، داتا مِرا ، داتا مِرا ہے

رحمتوں کی گھٹا جھومتے جھومتے

محفلِ عرسِ داتا پہ چھانے لگی رحمتوں کی گھٹا جھومتے جھومتے
کھولا میخانہ داتا نے ہے آج پھر آ گئے ہیں گدا جھومتے جھومتے

رحمتوں کے ہیں سامان ہونے لگے دل کے پورے ہیں ارمان ہونے لگے
پھر مدینے سے آئی ہے لاہور میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جھومتے جھومتے

خواجہ اجمیر و غوث الوریٰ آئے ہیں، شہ نظام آئے، صابر پیا آئے ہیں
داتا کے عرس کی پاک تقریب میں آئے سب اولیاء جھومتے جھومتے

فیضِ عالم کا ہے فیض اب اوج پر مٹ رہے ہیں الم ہو رہی ہے نظر
جو بھی آیا یہاں جس نے دی ہے صدا جامِ رحمت لیا جھومتے جھومتے

جو بھی آیا ہے در پہ نہ خالی گیا کاسے بھرتا ہے شاہوں کے داتا مِرا
چشمِ رحمت جو داتا کی ساؔجد ہوئی دل چمکنے لگا جھومتے جھومتے

ولایت اُن سے لی

داتا ہجویری ولی ابنِ ولی
ہیں علی کے لاڈلے خود بھی علی

اُن کے فیضِ عام کے ہیں معتبر
رب کے پیارے خواجہء ہندالولی

گنج بخشِ مظہرِ نُورِ خُدا
کہہ کے ولیوں نے ولایت اُن سے لی

سیّدِ ہجویر مخدومِ اُمم
دولتِ عرفان ہے سب کو مِلی

سآجد اُن کا نام جب میں نے لیا
میرے سر سے ہے ہر اِک مُشکل ٹلی

ہمارا سلام ہو

آقا کے جانِ جاں کو ہمارا سلام ہو
اُمّت کے پاسباں کو ہمارا سلام ہو

مخدومِ اُمّتاں ہے جو حیدر کا چاند ہے
سلطانِ عارفاں کو ہمارا سلام ہو

اِسلام کی ہے شمعِ فروزاں جو ہند میں
اس کے نگاہباں کو ہمارا سلام ہو

لاہور جس کے دم سے ہے جنّت نشان آج
سالارِ عاشقاں کو ہمارا سلام ہو

کی جس نے آبیاری ہے کشتِ یقین کی
عارف کو نکتہ داں کو ہمارا سلام ہو

فیضان جس کا جاری ہے صدیوں سے آج تک
اُس میرِ کارواں کو ہمارا سلام ہو

ساجدؔ ہے جس کے فیض کا چرچا جہان میں
غم خوار و مہرباں کو ہمارا سلام ہو

حق آشنا کیا

گُم گُشتگانِ راہ کو حق آشنا کیا
جادوگروں کو محوِ لقائے خُدا کیا

چشمِ کرم طراز سے دل ہی بدل دیئے
گاتے بھجن جو تھے اُنھیں قُرآں سرا کیا

ہندو کو شیخِ ہندی نظر سے بنا دیا
داتا نے جس پہ لُطف کیا بے بہا کیا

داتا دے دربار تے چل

داتا دے دربار تے چل
مشکل تیری ہووے حل

داتا فیضِ عالم ایں
ایہہ نہیں کردا اَج توں کل

ایویں ناں توں ڈر دا جا
آ داتا دا بُوہا مَل

اپنی آکے عرض سُنا
داتا مٹھے کردا سل

ہر اِک پکّی ٹھکی اے
جیہڑی کیتی داتا گل

جد وی چاہویں ساؔجد آ
لنگر چل دا ای ہر پل

عشق دا سبق پڑھاوے داتا

عشق دا سبق پڑھاوے داتا
حق دی گل سُناوے داتا

گمراہاں تے بے دیناں نوں
سدّھے رستے پاوے داتا

اوہنوں کوئی کویں ستاوے
جس نوں سینے لاوے داتا

اللہ اللہ اللہ اللہ
ایہو ورد پکاوے داتا

دُشمن فوج توں پاک وطن نوں
آکے آپ بچاوے داتا

اُڈ دے جادوگر نوں ویکھو
نال کھڑا لاہوے داتا

فیض خزانہ علی ولی دا
ہر ویلے ورتاوے داتا

اج وی آ لاہور چ تک لے
بھکھے لکھ رجاوے داتا

رب سچے دا سچا بندہ
حق تے سچ سناوے داتا

ساجدؔ اوہ اے درتے آندا
جنہوں آپ بُلاوے داتا

قطعات

داتا تو مخدوم ہے

دُھوم ہے یا داتا تیری دُھوم ہے
تیری عظمت ولیوں کو معلوم ہے
کیا ہی اچھی بات ہے اقبالؒ کی
اُمتوں کا داتا تُو مخدوم ہے

فیضِ عالم کہتے ہیں ہندالولی

تُو علی ابنِ علی تُو ہے سخی
تیرے در پر رحمتوں کی ہے جھڑی
تُوہے داتا اولیاء کا تاجدار
''فیضِ عالم'' کہتے ہیں ہندالولی

خُلد کا نقشہ

خُلد کا نقشہ تری داتا گلی
فیض لینے تُجھ سے آئیں سب ولی
داتا تیری شان و عظمت دیکھ کر
ہیں سلامی دے رہے غوثِ جلی

گنج بخشی ہر طرف مشہور ہے

داتا تیرا روضہ رشکِ طُور ہے
گنج بخشی ہر طرف مشہور ہے
ہند میں داتا تری آمد سے ہی
پھیلا دینِ حق کا سارا نُور ہے

تُو مخدومِ اُمم ہے

تُو مخدومِ اُمم ہے تُو علی کا لعل یا داتا
خُدا نے اُونچا فرمایا تِرا اقبال یا داتا
جہاں پر کُفر کی ظلمت نے ڈیرے ڈال رکھے تھے
ہے آ کے تُو نے توڑا کُفر کا ہر جال یا داتا

ضیائے گنج بخش

ہرطرف لاہور میں پھیلی ضیائے گنج بخش
سائلوں پر ہوتی ہے ہر دم عطائے گنج بخش
آستانہ آپ کا ہے قبلہ گاہِ عاشقاں
مِلتے ہیں سؔاجد جہاں کو گنج ہائے گنج بخش

عارفِ کامل ہیں داتا

ہند میں ہیں بالیقیں وہ نائبِ خیرالانام
عارفِ کامل ہیں داتا اہلِ حق کے ہیں اِمام
سآجد اُن سے نُورِ عرفاں لیتے ہیں اب بھی ولی
وہ حسن کا چاند ہیں وہ ذی شرف ذی احتشام

وہ فخرِ آلِ مصطفیٰ

وہ فخرِ آلِ مصطفیٰ عزت مآب ہیں
داتا کریم اولیاء میں انتخاب ہیں
سآجد جو اُن کے در پہ صدا غمزدہ نے دی
داتا نے بخشے اُس کو خُوشی کے گلاب ہیں

صاحبِ عرفاں

غوثِ جہاں وہ قُطبِ دوراں
واصفِ احمد صاحبِ عرفاں
وہ دانائے رازِ حقیقت
سؔاجد داتا اپنا ایماں

ہوجائیں اِشارے داتا

چاند ہوتا ہے فِدا در پہ تمہارے داتا
چُومتے ہیں ترے قدموں کو ستارے داتا
بات بن جائے گی سؔاجد سے گنہگاروں کی
تیری رحمت کے جو ہوجائیں اِشارے داتا

فرد

فیضِ عالم کے درِ عالی پہ جوبھی آ گیا
بالیقیں وہ اپنے من کی سب مُرادیں پا گیا

پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد

جناب علّامہ صائم چشتی ؒ کی وراثت ارادت سے ساؔجد چشتی صاحب کو کثیر حصہ ہاتھ لگا ہے جس کا ثبوت کتابی صورت میں ''مظہرِ نُورِ خدا'' ہے جو تقدیسی ادب میں نہ صرف گرانقدر اضافے کا سبب ہوگی بلکہ اس کے تتبع میں اور لوگ بھی آگے بڑھیں گے۔ ان کے لکھے ہوئے مناقب میں چونکہ ارادت وعقیدت، فکر کی جدّت کے ساتھ خیال کی ندرت، سلاست جیسی خوبیاں موجود ہیں اس لیے ان کی شاعری توانا اور اثر انگیز ہے۔ علاوہ ازیں کلام کے فنی محاسن اس حقیقت کے شاہد ہیں کہ یہ کلام محبت وعقیدت کسی منجھے ہوئے شاعر کی محنتِ شاقہ کا ثمر ہے۔ ساجد چشتی کی یہ بہت بڑی خوبی ہے کہ وہ مقدار کے ساتھ ساتھ معیار کو بھی برقرار رکھتے ہیں۔ کسی ایک موضوع خصوصاً شخصیت کے بارے میں مسلسل لکھنا یقیناً ایک دُشوار عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ساؔجد چشتی صاحب کو ذہن کی زرخیزی اور زُود گوئی کی جس خوبی سے نوازا ہے۔ ''مظہرِ نُورِ خدا'' کی تخلیق میں انہوں نے اس خوبی سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ مناقب کا یہ گلدستہ فکری اور فنی اعتبار سے قابلِ تحسین کاوش ہے جس کو فکر کی بلندی اور عقیدت وارادت کی وارفتگی فن پارہ ہی نہیں بلکہ ادب کا ماہ پارہ بنا رہی ہے۔

محمد افضل خاکسار

جناب ساؔجد چشتی کے قلم سے بھی خلفائے راشدین اہل بیت صحابہ کرام، آئمہ کرام، اور معروف اولیائے کاملین کے حضور مختلف مجموعہ جات تخلیق پا چکے ہیں اور لوگوں کے لئے تسکین قلب وروح کا باعث بن چکے ہیں۔ انھوں نے زیر نظر مجموعہ ''مظہرِ نور خدا'' میں جس ہستی کے حضور اپنی عقیدتوں کے نذرانے پیش کئے ہیں وہ آفتابِ آسمانِ معرفت سید الاولیا حضور قبلہ فیضِ عالم حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ہیں

پروفیسر محمد مسعود اختر

داتا گنج بخش کی منقبت کہنے والا ہر شاعر خواجہ صاحب کا پیرو ہے اور ان کے تتبع میں اشعار کہہ رہا ہے۔ اس مبارک فہرست میں اب تصویر صائم صاحبزادہ لطیف ساجد چشتی کا نام بھی شامل ہوا ہے جو اپنا نذرانہ عقیدت بہ عنوان ''مظہر نور خدا'' لے کر داتا حضور کی بارگاہ میں پیش ہوئے ہیں۔ ساؔجد چشتی حمد، نعت اور منقبت کی تخلیق کے ضمن میں اپنا ایک نام اور مقام رکھتے ہیں۔ دورِ حاضر میں جس تسلسل سے انہوں نے ان اصناف میں ذخیرہ شعر مہیا کیا ہے وہ بے مثال ہے۔ انھوں نے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب کو پُر خلوص انداز میں نظم کیا ہے۔